



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

مکمل لائبریری
ہلالیہ
کاداعی

مکمل لائبریری
ہلالیہ
کاداعی

جلد: 48 | ۲۳ تا ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ ۱۷ تا ۲۳ مارچ ۲۰۱۷ء | شماره: 11

المدينة المنورة

فضائل مدینہ اور زیارت کے آداب و مسائل!

پاکستان
سرخدی کشیدگی

افغانستان میں بھائی امریکی اور اسرائیلی
لائی پاکستان مخالف گروہوں میں ملوث ہے

امیر محمد پرویز سید سید ساجد میر

قرآن کریم

فہم قرآن کے انفتلابی اثرات!



الصلوة خير من النوم
سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ!



سری لیک دلیہ کا استعمال؟



خاوند کا شرعی پردہ سے روکنا؟



اچانک موت کی حیثیت؟

پاکستان
سرخدی کشیدگی

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

کلماتِ توبہ

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة)

”اس وقت آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی جس کو اس کے رب نے قبول کر لیا کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی جہاں اور وجوہات ہیں وہیں پر ایک یہ بھی ہے کہ انسان غلطی کر کے اس پر نادم ہوتا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ کی طرف پلٹنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اللہ کی مہربانی دیکھئے کہ اس نے وہ الفاظ اور کلمات بھی انسان کو سکھلا دیئے جن کے ساتھ وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ یہ الگ بات ہے انسان خود ہی اپنی جان کا دشمن بن جائے اور اپنی غلطی و گناہ پر شرمندہ نادم ہونے کی بجائے اصرار کرتا رہے ابنیاء علیہم السلام کی سیرت اس بات پر شاہد ہے کہ انسان کو غلطی کے اعتراف پر بلند مقام دیا گیا اور توبہ کی بدولت پریشانیوں کا خاتمہ ہوا۔

وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو بغرض توبہ بتلائے گئے تھے، اس میں مفسرین صحابہ سے کئی روایات منقول ہیں۔ مشہور قول حضرت ابن عباس کا ہے کہ وہ کلمات وہی ہیں جو قرآن مجید میں دوسری جگہ منقول ہیں یعنی:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا، اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (الاعراف)

جب توبہ کی نسبت بندہ کی طرف کی جاتی ہے تو اس کے معنی تین چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اول اپنے کئے ہوئے گناہ کو گناہ سمجھنا اور اس پر نادم و شرمندہ ہونا، دوسرے اس گناہ کو بالکل چھوڑ دینا، تیسرے آئندہ کے لیے دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کرنا، اگر ان تین چیزوں میں سے ایک کی بھی کمی ہوئی تو وہ توبہ نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ شخص زبان سے اللہ توبہ کے الفاظ بول دینا نجات کے لیے کافی نہیں جب تک یہ تینوں چیزیں جمع نہ ہوں۔ لیکن جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی ہیں توبہ قبول کرنا، بعض سلف سے پوچھا گیا کہ جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ کیا کرے، تو فرمایا وہی کام کرے جو اس کے پہلے والدین آدم و حوا علیہم السلام نے کیا، کہ اپنے کئے پر نادم ہوئے، اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا: ﴿رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ﴾ (القصص) ”اے میرے پالنے والے میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا ہے، تو آپ ہی میری مغفرت فرمائیے۔“

اور سیدنا یونس علیہ السلام سے جب لغزش ہوئی تو عرض کیا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾ (الانبیاء)

”اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، آپ ہر برائی سے پاک ہیں، میں ظلم کرنے والوں میں داخل ہو گیا ہوں۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اللہ کی راہ پر کون؟!

[عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ."] (متفق عليه)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری کے جوہر دکھانے کے لیے لڑتا ہے، ایک شخص غیرت کے نام پر لڑتا ہے اور ایک شخص دکھاوے کے لیے لڑ رہا ہے، ان میں سے کونسا شخص اللہ کی راہ میں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو جائے پس وہی اللہ کی راہ میں ہے۔“

ہر کام میں نیت کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ ایک شخص اس نیت سے کھونا گا جتنا ہے کہ کوئی مسافر اپنی سواری کو باندھ سکے اور ایک شخص اس کھونٹے کو اس نیت سے اکھاڑ دیتا کہ کوئی راگیر اس سے ٹھوکر کھا کر گر نہ جائے۔ یہ دونوں کام ایک دوسرے کے برعکس ہیں لیکن دونوں ثواب کے مستحق ہیں اس لیے کہ دونوں کی نیت درست ہے۔ ایسے ہی تلاوت کردہ حدیث میں تینوں افراد ایک ہی کام کر رہے ہیں مگر ان میں سے کسی شخص کا کام اللہ کی نظر میں قابل ستائش نہیں۔ اسی طرح اگر نیت میں فطور ہو تو سخاوت شہادت اور علم بھی کام نہیں آتے۔ حالانکہ یہ تینوں کام بہت نفع بخش اور جنت میں داخلے کا سبب ہیں مگر نیت کی خرابی کی بنا پر اللہ فرمادے گا تم تو اس لیے سخاوت کرتے رہے کہ لوگ کہیں یہ شخص بڑا بخشنے والا ہے۔ تم تو اس لیے بہادری کے جوہر دکھاتے رہے کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے اور تم تو اس لیے پڑھتے پڑھاتے رہے کہ لوگ کہیں یہ بڑا عالم ہے تمہاری نیت اور خواہش کے مطابق لوگوں نے تمہیں وہ کچھ کہا جو تمہاری خواہش تھی اور انہیں اُلٹے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری کے اظہار کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص غیرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص ریا کے لیے لڑتا ہے ان تینوں میں سے اللہ کی راہ میں مجاہد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی اللہ کی راہ میں نہیں ہے اللہ کی راہ میں تو وہ شخص ہے جو صرف اور صرف اس لیے لڑ رہا ہے کہ اللہ کی آواز بلند ہو۔ تو چہ فرمائیں کہ سب کا کام ایک ہی ہے۔ یعنی لڑائی کرنا مگر نیت کی درستگی کی بنا پر صرف اسی کا جہاد قبول ہوگا جو اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لیے لڑ رہا ہے۔ ہر مسلمان کو ہمیشہ اپنی نیت کا زاویہ درست رکھنا چاہیے تاکہ اعمال قبولیت کے مرتبہ کو پہنچیں۔ کتنا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو اگر اس میں نیت اللہ کی رضا کے علاوہ کوئی اور ہوگی تو اس پر ثواب مرتب نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی اس لیے کہ وہ اپنے کام کو اچھا سمجھ کر کیے جا رہا ہے۔

اسلام کے نام لیاؤں پر ظلم ڈھانے کے لیے مسلسل تیرہ سال تک مکہ میں استعمال ہوتا رہا۔ وقت آیا تو آپ ﷺ نے دشمنوں کو معاف کر دیا۔ کیا دنیا نے ایسی کوئی رحمت ہستی دیکھی ہے؟

آج پوری دنیا امن کی مٹلاشی ہے لیکن امریکہ اور اس کے ہم ذہن ملک چھوٹی اور کمزور سلطنتوں کے وسائل پر قبضہ اور ان کے حقوق پامال کر کے امن کی تباہی کے مجرم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جب تک دنیا میں عدل و انصاف کا دور دورہ ظلم کا خاتمہ اور مجبور و مقہور قوموں کو ان کے بنیادی حقوق نہیں مل جاتے، امن کا قیام ممکن نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے امن و سلامتی کے لیے جو رہنما اصول دیے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اسی صورت میں دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے اور دہشت گردی کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے۔

افغانستان میں بھارتی، امریکی اور اسرائیلی لابی پاکستان مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے: امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ افغانستان، پاکستان کے ساتھ غیر علانیہ جنگ میں ہے۔ افغانستان میں بھارتی، امریکی اور اسرائیلی لابی کا مکمل قبضہ ہے۔ افغان بارڈر پر بلا اشتعال فائرنگ کے واقعات انہی کی ایما پر ہو رہے ہیں۔ حکومت افغان پالیسی کی تشکیل نو کرے۔ پاکستان کے چین کے ساتھ اقتصادی راہداری کی تعمیر سمیت کئی اہم منصوبے امریکہ، بھارت، اسرائیل اور چند دوسرے ممالک کو یہ قطعی قبول نہیں اسی لئے اقتصادی راہداری پر کام رکوانے کیلئے عالمی طاقتیں آخری حد تک جاسکتی ہیں۔ عالمی طاقتیں افغانستان میں بیٹھ کر پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ مگر پاکستانی قوم سیاسی و عسکری قیادت کے باہمی اعتماد اور قومی یگانگت کے ذریعے یہ سازش ناکام بنائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے ناسور نے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات میں دراڑیں ڈال رکھی ہیں۔ جس ملک نے غیر ملکی جارحیت سے آزاد کردانے میں غیر معمولی کردار ادا کیا اور پھر جس کے 30 لاکھ سے زائد مہاجرین کو قبول کیا، اس کے ساتھ افغانستان کو جارحیت زیب نہیں دیتی۔ اس کے ساتھ دوطرفہ تعلقات میں خرابی بظاہر ناقابل فہم محسوس ہوتی ہے۔ افغانستان کو اپنی خود مختاری بحال کر کے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر ساجد میر نے قبائل کو خیبر پختونخواہ میں ضم کرنے کا عرصہ دو سال کرنے کی تجویز دے دی

پانچ سال کا عرصہ بہت زیادہ ہے اصلاحات قبائلی عوام کو قومی دھارے میں لانے میں مددگار ہوں گی اور ان کی محرمیوں کا خاتمہ بھی ممکن ہوگا

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے قبائلی علاقوں کو خیبر پختونخواہ میں ضم کرنے کا عرصہ دو سال کرنے کی تجویز دی ہے اور کہا کہ پانچ سال کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔ فانا اصلاحات قبائلی عوام کو قومی دھارے میں لانے کے لیے مددگار ثابت ہوگی اور اس سے ان کی محرمیوں کا خاتمہ بھی ممکن ہوگا جبکہ دہشت گردی کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی۔ اتوار کے روز مرکزی دفتر میں فانا سے آئے علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ قومی وسائل پر فانا کے عوام کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا دوسرے صوبوں کے عوام کا اور قومی آمدنی سے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر، گلگت بلتستان اور فانا کو ان کا حصہ ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پر ہر پاکستانی کا حق ہے اور پسماندہ علاقوں کے عوام کو ترقی کے ہر ممکن مواقع ملنے چاہئیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ان علاقوں کے مالی اور سکیورٹی کے معاملات کی نگرانی وفاقی حکومت کرے۔ ایک عرصہ سے فانا کی ایک کروڑ سے زائد کی آبادی بنیادی انسانی حقوق، وسائل اور عصری انتظامی سہولیات سے محروم چلی آرہی ہے۔ حکمرانوں نے اس اہم علاقے کو ہر دور میں اپنے مفادات کیلئے استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں لوگ عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے باعث اپنے علاقوں سے باہر رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے کاروبار، گھر اور سب کچھ تباہ ہو چکے ہیں۔ جبکہ ان کی پوری ایک نسل اس جدید دور میں بھی تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ اگر فانا واقعتاً پاکستان کا حصہ ہے تو اس کو حقوق، اختیارات اور وسائل کیوں نہ ملیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں شامل کرنے سے فانا اور پورے خطے سے دہشت گردی کا خاتمہ کرنے، نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد میں آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جو سیاسی قائدین یا عناصر فانا اصلاحات یا صوبے میں اس کے انضمام کی مخالفت کر رہے ہیں ان کو اپنے رویے پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ کسی کو بھی قبائل کے نام پر سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنا چاہیے۔

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob: 0300-4178620 055-2663317
Email: markaz.de.aa@gmail.com

احکام و مسائل

اچانک موت کی شرعی حیثیت؟

سوال میرے والد محترم کسی حادثے میں اچانک وفات پا گئے ہیں یہ بات میرے لیے بہت پریشان کن ہے کیونکہ اچانک موت کا آجانا ایک مسلمان کے لیے نیک فال نہیں۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے تاکہ میرا غم ہلکا ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب زمانہ قدیم میں بھی انسان اچانک موت سے دوچار رہا ہے لیکن دور حاضر ہیں اس کے عوامل میں اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً ذرائع آمد و رفت کے کثرت سے حوادث مختلف امراض کی بناء پر حرکت قلب کا بند ہونا، ہم دھماکے خود کش حملے اور خطرناک جان لیوا ہتھیاروں کی بہتات وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے اچانک اموات کو علامات قیامت میں شمار کیا ہے جیسا کہ علامہ الربانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نمبر ۲۲۹۲ کے مختلف طرق بیان کرتے ہوئے اس قسم کی احادیث ذکر کی ہیں۔ (الا حادیث الصحیحہ: ج ۵ ص ۲۶۷)

بعض اوقات اچانک موت اللہ کے غضب اور اس کی پکڑ کی نشانی بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اس میں خوب گمن ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا وہ اس وقت مایوس ہو کر رہ گئے۔“ (الانعام: ۴۴)

اس کے متعلق ایک حدیث بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اچانک موت ناراضگی کی پکڑ ہے۔“ (ابوداؤد الجنازہ: ۳۱۱۰)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دعائیں اچانک عذاب آجانے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے۔ (مسلم الرقاق: ۶۹۳۳)

ہمارے رجحان کے مطابق یہ سخت وعید فاسق فاجر اور کافر انسان کے لیے ہے کیونکہ جس کی تمام عمر اللہ کی نافرمانی میں گزری ہوتی ہے پھر اچانک موت کے آجانے سے توبہ کا جو امکان ہوتا ہے وہ کسر ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ اللہ کے اطاعت گزار مومن بندے کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تو موت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے اس لیے اس کے لیے اچانک موت اللہ کی طرف سے ناراضگی کا اظہار نہیں بلکہ اس کے لیے رفع درجات کا باعث ہوگی۔ ایک بندہ مومن اچانک موت کے ذریعے موت کے سکرات جان کنی کی شدت سے بچا لیا جاتا ہے اس لیے اچانک موت اس کے لیے راحت و آرام کی علامت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی صراحت ہے چنانچہ سیدنا عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچانک موت کافر کے لیے غضب کی پکڑ اور مومن کے لیے رحمت ہے۔“ (شعب الایمان: ج ۳ ص ۳۷۸)

ایک روایت میں ہے کہ ”اچانک موت مومن کے لیے راحت و آرام کا باعث ہے۔“ (بیہقی: ج ۳ ص ۳۷۹)

اس سلسلہ میں امام بخاری نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”موت کا اچانک آنا۔“ (بخاری الجنازہ: باب نمبر ۹۵)

پھر انہوں نے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سے متعلق ذکر کیا ہے جنہیں اچانک موت آگئی تھی۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کا سوال کیا تھا۔ (بخاری الجنازہ: ۱۳۸۸)

اس سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ مومن کے لیے اچانک موت نقصان دہ نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب اس ناگہانی موت کا ذکر ہوا تو آپ نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے امام بخاری کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسے اچانک موت آجائے اس کی اولاد کو چاہیے کہ نیک اعمال سے اس کی تلافی کرے اور وہ اعمال ایسے ہوں جن سے میت کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔ صورت مسئلہ میں بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے والد مرحوم کے لیے ہمیشہ دعا گو رہے اور اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کرتا رہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنی رحمت کا معاملہ کرے گا۔ واللہ اعلم!

سری لیک کے استعمال سے بچوں کے پیشاب کا حکم

سوال مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا دیا ہے لیکن میرا دودھ کم ہے۔ میں اسے کبری یا گھگھائے کا دودھ پلائی ہوں لیکن اس کے ساتھ مصنوعی غذا سری لیک دلیہ بھی دیتی ہوں ایسے حالات میں جب وہ میرے کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کیا مجھے جھینٹے مارنا ہی کافی ہے یا کپڑوں کو دھونا چاہیے؟

جواب اس میں شک نہیں کہ پیشاب بچہ کا ہو یا بچی کا دونوں ہی ناپاک ہیں البتہ حالات و ظروف کے پیش نظر لڑکے کے پیشاب میں کچھ تخفیف ہے بشرطیکہ وہ شیر خوار ہو وہ

اگر پیشاب کر دے تو اس پر پانی چھڑک دینا ہی کافی ہے۔ البتہ شیرخوار بچے کے پیشاب کو دھونا ہوگا۔ چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: [بول الصبایی] "بچوں کے پیشاب کا حکم"۔ (بخاری، الطہارۃ، باب نمبر ۵۹)

پھر انہوں نے ام قیس بن حصنؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا لیکن دھویا نہیں۔ (بخاری، الطہارۃ)

اسی طرح سیدہ لبابہ بنت حارثؓ بیان کرتی ہیں کہ سیدنا حسین بن علیؓ رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے کہ انہوں نے پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ دوسرا پہن لیں اور یہ چادر مجھے دے دیں تاکہ اسے دھو ڈالوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صرف لڑکی کا پیشاب ہی دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینے مارے جاتے ہیں۔" (ابوداؤد، الطہارۃ: ۳۷۵)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر صرف چھینے مار دینا ہی کافی ہے تاہم لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ پاخانہ دونوں کا دھونا ہوگا۔ شیرخوار بچے کے پیشاب کے لیے طریقہ تطہیر میں تخفیف کیوں رکھی گئی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ لڑکی کے مقابلہ میں لڑکے کے ساتھ تعلق خاطر کچھ زیادہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عام طور پر لڑکے کو اٹھانے والے والدین کے علاوہ دیگر خویش واقارب اور دوست و احباب بہت ہوتے ہیں جبکہ لڑکی کو اٹھانے والے اس کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں، جب کسی معاملہ میں اتلا زیادہ ہو تو شریعت اس پر کچھ تخفیف کر دیتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس توجیہ کو قوی قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۱ ص ۴۷۷)

اہل علم نے کچھ دیگر توجیہات بھی بیان کی ہیں، امام ابوداؤد نے امام حسن بصریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ پیشاب سب برابر ہیں، انہیں دھویا جائے لیکن رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ فرمان کے مقابلہ میں ایک امتی کا فتویٰ قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب پر چھینے مارے جائیں گے۔

صورت مسئلہ میں اگر والدہ کا دودھ نہیں ہے اور اسے بکری یا گائے کا دودھ دیا جاتا ہے تو اس کا حکم ماں کے دودھ کا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینے مارے جائیں گے۔ البتہ سری لیک کے متعلق اختلاف ہے کہ اسے دودھ کے حکم میں رکھا جائے یا طعام قرار دے کر اس کا الگ حکم ہوگا۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس میں تفصیل ہے کہ مذکورہ چیز اگر بچے کے منہ میں رکھی جائے اور وہ اسے نگل لے تو اسے دودھ کے حکم میں رکھا جائے لیکن اگر بچہ اس کی اس کی چاہت رکھتا ہے اور طلب محسوس کی جاتی ہے تو اسے کھانے کے حکم میں رکھا جائے گا۔ اس کے استعمال سے پیشاب پر چھینے مارنے کافی نہیں ہوں گے بلکہ اسے دھویا جائے گا۔ واللہ اعلم!

خاوند کا شرعی پردہ سے روکنا

سوال

میری شادی کو دو سال ہو چکے ہیں، میں شرعی پردے کی پابند ہوں لیکن میرے شوہر کا کہنا ہے کہ پردہ ضروری نہیں بلکہ اگر کسی تقریب میں جانا ہوتا ہے تو مجھے پردہ نہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

شریعت نے خاوند کو بہت اہمیت دی ہے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری قرار دیا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں خاوند کی کوئی حیثیت نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: "اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی بات کو نہ مانا جائے۔" (مسند امام احمد: ج ۱ ص ۴۰۹)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے دو مبارک میں ایک عورت، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے پھر اسے بیماری لاحق ہوئی تو اس کے سر کے تمام بال بھڑ گئے ہیں۔ اس کا شوہر مجھے ابھارتا ہے تو کیا میں اس کے سر پر مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لکوانے والی دونوں پر لعنت کی۔ (بخاری، اللباس: ۵۹۳۵)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے شوہر کی بات کو نہیں مانا جائے گا۔

صورت مسئلہ میں بیوی کا شوہر اسے بے پردگی پر مجبور کرتا ہے اور اسے تقریبات میں ننگے منہ جانے کا کہتا ہے، اس سلسلہ میں اس کی اطاعت ضروری نہیں۔ ہم بیٹی کو مشورہ دیتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے خاوند کو پردے کی اہمیت اور اس کی حیثیت سے آگاہ کرے کیونکہ اس میں عزت و ناموس کا تحفظ ہے۔ امید ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے انکار نہیں کرے گا بلکہ خود اسے پردے کی تلقین کرے گا۔

اگر وہ اس سے قائل نہیں ہوتا تو اس کے والدین سے بات کرنے وہ خود اپنے بیٹے کو سمجھائیں اور پردے کی حیثیت سے آگاہ کریں، امید ہے کہ وہ آئندہ کے لیے اس پر اصرار نہیں کرے گا۔ اگر مسئلہ جوں کا توں برقرار رہتا ہے تو حالات و ظروف کے پیش نظر دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کر لیا جائے، ایسے ہٹ دھرم اور ضدی سے خلع لے کر علیحدگی اختیار کر لی جائے، اگر حالات اس کی اجازت نہیں دیتے تو بے پردگی کی کراہت رکھتے ہوئے جزوی طور پر اس کی بات پر عمل کر لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ واللہ اعلم!

مجدنبی
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

مدینہ منورہ کے فضائل اور زیارت کے آداب

14 جمادی الاولیٰ 1438ھ / 13 فروری 2017ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

تقریب

جناب محمد اہمل بمبئی

عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔“ (الحجرات)
یہ مدینہ منورہ ہے، اس پر اللہ کی رحمت و برکت ہر وقت برسی رہتی ہے۔ یہ پاکیزہ اور محبوب شہر ہے، یہ پاکیزہ اور خوبصورت شہر ہے۔ اللہ نے اسے تاقیامت اسلامی دعوت کا مرکز بنایا ہے۔ یہ وحی الہی کے نزول کی جگہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی دعوت اور تبلیغ کا تاقیامت جاری رہنے والا ادارہ ہے۔ یہ ہدایت و رہنمائی کا قلعہ ہے، مضبوط ترین اور بلند بالا چٹان ہے، جس سے ٹکرا کر دشمنوں کے تیرے حیثیت ہو کر گر پڑتے ہیں۔ یہ اسلام کا مینار ہے۔ یہ ایمان کی پناہ گاہ ہے۔ یہ عقیدے کا گہوارہ ہے۔ یہ اسلامی تہذیب کا مرکز ہے، یہ عالمی اسلامی

بہترین انتخاب مدینہ منورہ، طیبہ پاک کا انتخاب ہے۔ تاکہ یہ علاقہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت گاہ بنے۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کے بعد سب سے اعلیٰ سر زمین ہے، سب سے اعلیٰ شہر اور جگہ ہے۔ مکہ مکرمہ کے بعد سب سے عظیم حرمت کا حامل اور عزت والا شہر ہے۔ اس کی تعظیم اور احترام باقی سب سے زیادہ ہے۔

یہ شہر سارے ملکوں کا سرتاج، تمام علاقوں کا سردار اور تمام شہروں اور بستیوں کی زینت و رونق ہے۔ یہ محبوب الہی کا شہر ہے۔ یہ لہلہاتے باغات کا شہر ہے، یہ پہلی اسلامی حکومت کا پہلا دار الحکومت ہے۔ اسی شہر میں دین کی بنیادیں مکمل ہوئیں۔ اسی شہر میں اسلامی احکامات کی تکمیل اور نفاذ ہوا۔

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اے ہمارے رب ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے سنا: ہوں کی معافی طلب کرتے ہیں اور تجھ سے توبہ کے بھی طلبگار ہیں۔ تیری ہم خیر و برکت بھری ثنا بیان کرتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، یہ تعریفیں بے حساب ہیں اور ان کا شمار ممکن نہیں، خواہ کوئی کتنی ہی کوشش کر لے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں ہمارا شکر بہت کم ہے۔ پوری انسانیت کے سردار کی مسجد اور ان کے منبر سے میں اپنے آپ کو اور تمہیں بہترین نصیحت کرتا ہوں۔ خبردار! اللہ سے ڈرتے رہنا، بلاشبہ تقویٰ ہر خیر و بھلائی کی اصل ہے، تقویٰ برکتوں کا سرچشمہ، مصیبتوں کی امان اور پریشانیوں سے نجات کا قلعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کے انتخاب اور چناؤ میں سے ایک بہترین انتخاب پاک کا انتخاب ہے۔ تاکہ یہ علاقہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت گاہ بنے۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کے بعد سب سے اعلیٰ سر زمین ہے، سب سے اعلیٰ شہر اور جگہ ہے۔“ (آل عمران)

اور اعتدال کے منہج پر گامزن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا ہے۔“ (البقرہ)

اسلامی قیادت شدت پسندی، غلو، فرقہ بندی اور دہشت گردی سے دور رہ کر کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران)
انہی تعلیمات پر عمل کر کے اسلامی تہذیب انسانیت کو خیر و برکت، امن و رحمت، عدل و انصاف و درگزر اور سلامتی سے نوازتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے تمہیں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“ (الانبیاء)
اس مبارک ملک کی بنیاد اللہ کی توحید، دینی اخلاص، صحیح اسلامی عقیدہ، بدعات سے دوری، درست منہج، ملت اسلامی کی شن و شوکت، سنت نبوی کی سر بلندی اور سلف صالحین کے منہج پر رکھی گئی ہے۔ شاعر کہتا ہے:

”اس شہر کی تاریخ امت اسلامیہ کی تاریخ ہے۔ اس کی تعریف میں ہمیں امت کی کہانی ملتی ہے۔ جو ایک نئی صبح کے ساتھ طلوع ہوئی اور جب اس رات کا سورج طلوع ہوا تو اس شہر کی تاریخ بھی روشن ہو گئی۔ یہ تاریخ پوری ایک ریاست کی تاریخ ہے۔ جو اخلاق، آداب، ایمان، عقیدہ، تعمیر، ترقی اور تہذیب سے بھری تاریخ ہے۔“
یہ ایک مکمل حکومت کی بھرپور تاریخ ہے، جس میں اقدار و روایات، ایمان و عقیدہ، تہذیب و تمدن اور علم و فنون کی سنہری داستان ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو آسانی سے پہچان سکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ

ہر معاملے کی کامیابی کی بنیاد تقویٰ ہے، اس لیے اپنے معاملات کی کامیابی کے لیے تقویٰ اختیار کرو۔ پورے عزم کے ساتھ اللہ کی فرمانبرداری کرنے میں جلدی کرو، کیونکہ معلوم نہیں کب زندگی ختم ہو جائے۔
برادران اسلام! اس کائنات میں غور و فکر کرنے والا اللہ کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل اس میں پائے گا کہ اللہ جس شخص کو اور جس جگہ کو چاہتا ہے اپنا پسندیدہ بنا لیتا ہے۔ وہ اپنے عظیم مقاصد کی بنا پر اپنے بندوں کیلئے کچھ مفید چیزیں اور کچھ فتوں کو خاص کر لیتا ہے۔ اس کے اس انتخاب اور تدبیر میں کوئی شریک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تیرا رب جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور اپنے لیے منتخب کرتا ہے۔“
اللہ تعالیٰ کے انتخاب اور چناؤ میں سے ایک

مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے نشانات ہیں۔ کبھی یہ نشانات معدوم بھی ہو سکتے ہیں، لیکن اس حرمت والے شہر میں کچھ ایسی نشانیاں بھی ہیں جو کبھی نہ مٹیں گی، جیسے چاندنی دو جہاں کا منبر، جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تھے، کچھ واضح نشانیاں، اور وہ گلی کو چپے باقی ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کا مصلیٰ اور مسجد ہے۔ اس میں آپ کے حضرات بھی تھے جہاں اللہ کا نور روشن رہتا تھا۔ یہ وہ آثار رہیں جو کسی عہد میں ختم نہیں ہوں گے جبکہ کچھ نشانیاں مٹ بھی جائیں تو ان کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔

برادرانِ اسلام! یہ مدینہ طیبہ ہے، یہ ارضِ ہجرت ہے۔ یہ سنت نبوی کا وطن ہے، جو شخص اس شہر کی زیارت ثواب کی نیت سے کرتا ہے، محبت و الفت سے کرتا ہے تو اسے باری تعالیٰ سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ کیا یہ شہر ایمان کی پناہ گاہ نہیں؟ کیا یہ عدنان کی اولاد کے سردار کی ہجرت گاہ نہیں؟

سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ایمان مدینے میں، اسی طرح لوٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں لوٹ آتا ہے۔

”یہ مدینہ طیبہ ہے، دنیا بھر سے اس کے لوگ آتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ ہے کہ جس کے سر پر ہدایت کا تاج چمک رہا ہے۔ یہ اس دور میں ایمان کی پناہ گاہ ہوگا، جس دور میں بھی لوگ اعلیٰ اخلاقیات کی بنیادیں ٹوٹنے کا شکار نہ بنیں۔“

برادرانِ ایمان! مدینہ منورہ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ پر شفقت فرماتے ہوئے یہاں ایمان کی بارش برسائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے (جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے) یہ اُن لوگوں سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے۔“ (الحشر)

امام مالک رحمہ اللہ پوری دنیا پر مدینہ منورہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بے شک مدینہ منورہ

ایمان اور ہجرت کا مرکز ہے۔

اس کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس شہر کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا۔ بخاری و مسلم میں ہے، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک نخلستان کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، میرا خیال تھا کہ یہ یمامہ یا حجر کا علاقہ ہوگا لیکن یہ تو یثرب مدینہ تھا۔

برادرانِ اسلام! تمام انسانوں کے سردار کے خُتب دارو! اللہ تمہارے چہرے پر تروتازہ رکھے۔ مدینہ منورہ کے سب سے اعلیٰ فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی جس کی بنیاد تقویٰ الہی پر رکھی گئی۔ ارشادِ ربانی ہے:

”تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہی اس کے

”یہ مدینہ طیبہ ہے، دنیا بھر سے اس کے گلی کوچے با برکت ہیں۔ یہ وہ مدینہ منورہ ہے کہ جس کے سر پر ہدایت کا تاج چمک رہا ہے۔ یہ اس دور میں ایمان کی پناہ گاہ ہے، جس دور میں اس لوگ اعلیٰ اخلاقیات کی بنیادیں ٹوٹنے کا شکار نہ بنیں۔“

لے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔“ (التوبہ)

سیدنا ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ، میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی؟ آپ ﷺ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں زمین پر پھینک کر فرمایا: اس سے مراد تمہاری یہ مسجد ہے، تمہاری اس مسجد (مسجد نبوی) کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اس مبارک مسجد کی فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ ان تین مساجد میں سے ایک ہے جن کی طرف ثواب کی نیت سے باقاعدہ سفر کرنا جائز ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین مسجدوں کے سوا کسی کی طرف (ثواب کی نیت سے) باقاعدہ سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔“ اس کی یہ بھی فضیلت ہے کہ اس میں پڑھی ہوئی نفل اور فرض نماز کا اجر و ثواب

کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب مسجد حرام کے سوا باقی مساجد میں پڑھی ہوئی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ”کل بھی اور آج بھی مسجد نبوی لوگوں کی تہنوں کا مرکز ہے۔ لوگ دور دراز سے اس کی طرف لپکتے آتے ہیں، لاکھوں لوگ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے سوتے ہیں۔ اس کی زیارت کرنے والے واپس لوٹتے ہیں، تو دوبارہ اس کی زیارت کے خواب دیکھنے لگتے ہیں۔“

اس مسجد میں ایک جنت کا باغچہ بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنتی باغچوں میں سے ایک باغچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح جنت میں اکٹھا فرمائے، جیسے آج اپنے مصطفیٰ کی مسجد میں جنتی باغچے میں جمع فرمایا ہے۔ آمین۔ آمین۔

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو بلند و بالا، حرمت والا اور پر امن شہر قرار دیا ہے۔ اس میں خون ریزی کرنا اور لڑائی کیلئے ہتھیار اٹھانا حرام ہے۔ سیدنا اسمیل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: یہ شہر امن والا اور حرمت والا ہے۔ مدینہ منورہ کے دونوں جانب پتھر لے علاقوں کا درمیانی حصہ حرمت والا ہے، سیدنا علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا پہاڑ سے ٹور پہاڑ تک مدینہ حرمت والا ہے۔“

اس شہر میں شکار کا جانور پکڑنا، پرندوں کا شکار کرنا، کانٹے دار درخت کا ٹٹا، گھاس کاٹنا اور یہاں سے گشہ چیز اٹھانا درست نہیں، ہاں جو اٹھا کر اعلان کرنا چاہے یا جو اپنے اونٹوں کو درختوں کے پتے کھلانا چاہے اسے اجازت ہے۔ اہل مدینہ کے خلاف سازشیں کرنے والا، ان کے خلاف منصوبے بنانے والا اور ان کا برا سوچنے والا اسی طرح مٹ جاتا ہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔“

رسول اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں: جس نے ظلم

کرتے ہوئے اہل مدینہ کو ڈرایا، اللہ اسے خوف میں مبتلا کر دے گا۔ اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔ (مسند احمد)

برادران اسلام! جس شخص نے مدینہ منورہ میں کوئی بدعت کی یا بدعتی کو گھر میں رکھا تو وہ شدید وعید کا حق دار ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مدینہ غیر پہاڑ سے ٹور تک حرم ہے، جس نے اس میں بدعت کی یا کسی بدعتی کو گھر میں رکھا تو اس پر اللہ، اللہ کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کے فرض اور نفل قبول نہ ہوں گے۔

امت اسلام! مدینہ منورہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ محبوب الہی کا محبوب شہر ہے۔ آپ پر میرے ماں باپ خدا ہوں، بخاری و مسلم میں ہے، آپ ﷺ فرمایا کرتے

تھے: اے اللہ! ہمیں مدینے سے دیکھی ہی محبت عطا کر دے جیسی مکہ مکرمہ سے ہے یا اس سے بھی بڑھ کر محبت عطا کر دے۔

مدینہ منورہ آپ کا گھر اور آپ کی

ہجرت گاہ ہے، اس میں آپ کا محراب، منبر اور آپ کی آرام گاہ ہے اور قیامت کے روز یہیں سے آپ اٹھیں گے۔

یہ مصطفیٰ ﷺ کی ہجرت گاہ اور آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اگر میدان جنگ گرم ہو جائے تو یہ شہروں کی کچھار بھی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جس میں رہائش سب کو محبوب ہے، یہ پاکیزہ سرزمین ہے، مومنوں کے لیے اس کی رہائش باعث شرف ہے، صحیح عقیدے اور تقویٰ کے ساتھ اس کو وطن بنانا بلند عزت کا باعث ہے۔ مدینہ منورہ کے رہائشیو! مبارک ہو، مدینہ کو وطن بنانے والو! تمہیں یہ سعادت مبارک ہو، مدینہ میں رہنے اور زیارت کے لیے آنے والو! تمہیں خوشخبری ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ واپس آتے اور مدینے کی درود یوار پر آپ کی نظر پڑتی تو آپ مدینہ منورہ کی محبت کے باعث اپنی سواری کو بھگاتے۔ اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتے اور اسے تیز چلنے پر ابھارتے اور جب کسی نیلے پر چڑھ کر مدینے کو دیکھتے تو فرماتے: یہ پاکیزہ

شہر ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

برادران اسلام! مدینہ منورہ کی رہائش ایسی بابرکت ہے کہ اس کے سامنے دنیا بھر کا عیش و عشرت اور خوشحالی حقیر ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ایک آدمی اپنے چچا زاد اور قریبی رشتہ داروں کو دیگر علاقوں کی خوشحالی کی طرف جانے کی دعوت دے گا، وہ کہے گا: چلو فلاں خوش حال علاقے میں چلتے ہیں، لیکن مدینہ ان کے لیے بہت بہتر ہوگا۔ کاش وہ جان لیں۔“ (صحیح مسلم)

”مدینہ طیبہ کے ارد گرد رہنے والو! بلند یوں کی طلب اتنی ہی کافی ہے کہ تم احمد مصطفیٰ ﷺ کے پڑوسی ہو اور جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر کسی اور علاقے میں جا بسا، اگرچہ وہاں دنیاوی خوشحالی

برادران اسلام! مدینہ کے کئی نام ہیں، یہ طیبہ ہے، یہ سیدہ ابرارہ مدینہ ہے۔ اس کے فضائل ان مکتب ہیں۔ اس کی برکتیں بے شمار ہیں۔ یہ صدیوں سے بلند و بالا ہے۔ ایمان اور اخوت کا نخل ہے۔ عقیدہ اسلامیہ کا مرکز ہے، اسلامی دعوت کا مصدر اور اسلامی ہدیب کا سینا۔

زیادہ ہی ہو تو وہ ہرگز کامیاب نہیں۔“

برادران ایمان! مدینہ منورہ کے ناپ تول، اس کے صاع اور مد، اس کی کم اور زیادہ مقدار اور کھجوروں میں بڑی برکت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دینی برکت ڈال دے، اے اللہ! اس میں دینی برکت عطا کر دے۔“

برادران اسلام! مدینہ کے کئی نام ہیں، یہ طیبہ ہے، یہ سیدہ ابرارہ مدینہ ہے۔ اس کے فضائل ان گنت ہیں۔ اس کی برکتیں بے شمار ہیں۔ یہ صدیوں سے بلند و بالا ہے۔ ایمان اور اخوت کا نخل ہے۔ عقیدہ اسلامیہ کا مرکز ہے، اسلامی دعوت کا مصدر اور اسلامی تہذیب کا مینار ہے۔ اللہ اکبر! مدینہ طیبہ میں روح پرور یادوں کی مہک ہمیشہ آتی ہے اور خوبصورت بہادری کے کارناموں کی خوشبو میں مہکتی رہتی ہیں۔

برادران اسلام! مدینہ منورہ کا اہتمام و انصرام لازمی ہے، اس کی عظیم حرمت کا خیال رکھنا ہر خیر و بھلائی کا

خاص ہے۔ اس کی فضیلت کو پھیلانا آخرت میں شفاعت کے حصول کا باعث ہے۔ اس کے مختلف اداروں کی فضیلت بڑی جامع ہے، اور یہ فضائل ان علاقوں کے لائق ہیں جو وحی الہی اور قرآنی نزول سے آباد رہے۔ جس میں جبرائیل اور میکائیل باری باری آتے رہے، جس کے گلی کوچوں میں جبرائیل آتے اور جاتے رہے، ان گلی کوچوں کی تعظیم لازمی ہے۔ ارشاد باری ہے: ”یہ ہے اصل معاملہ (اسے سمجھ لو)، اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔“ (الحج)

مدینہ منورہ کی خوشبو میں مہلک رہی ہیں، اس شہر کے اوقات کو غنیمت سمجھنا چاہیے، یہاں آنے والوں کو بکثرت نیک اعمال بھالانے چاہئیں۔ اے رسولوں کے سردار کے گھر! اور مخلوق کی ہدایت کے سرچشمے اور وہ گھر جو

معجزات کے لیے خاص ہے۔ میرے دل میں تیری محبت و الفت کے شعلے موجزن ہیں۔ مدینہ منورہ کے معزز مجاور اور فضیلت والے زائر! جو شخص مدینہ منورہ کی زیارت کرنا چاہتا ہے اور

اس میں کچھ دن ٹھہرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ نرم مزاج ہو جائے، نرم پہلو ہو جائے، اس شہر کی حرمت کا خیال رکھے، اہل مدینہ کا خیال رکھے، وہ اہل مدینہ کی مجلسوں میں تو حاضر ہو جائے ان کی دعوتوں میں حاضر نہ ہو، ان کے دفتوں میں شریک ہو جائے، ان کی غذاؤں میں شریک نہ ہو۔ ان کے اخلاق اپنالے ان کے رزق چھیننے کی کوشش نہ کرے، ان کی نیکی میں شریک ہو جائے ان کی گندم میں حصہ دار نہ بنے۔ ان کی محبت لے لے ان کے اناج کو چھوڑ دے۔ محترم زائر! تم مصطفیٰ ﷺ کے مدینہ منورہ میں آئے ہو، آپ پر میرے ماں باپ خدا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرو، رسول اللہ ﷺ کی محبت کی پیروی کرو، آپ کی سیرت سے سیرابی حاصل کرو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم

ہے۔“ (آل عمران)

رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ تم مسجد نبوی کے آداب سیکھو، نبی کریم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو سلام کہنے کا سلیقہ سیکھو، مدینہ منورہ میں اپنے آداب سیکھو، اس شہر میں اللہ کی برکتیں چاروں طرف سے برکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق اپناؤ۔ رسول اللہ ﷺ کے فضائل و مناقب جان لو، رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی خلاف ورزی نہ کرو اور زیارت کے وقت آوازیں بلند نہ کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر

بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی اختیار کر رہے ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، اُن کے لیے مغفرت ہے اور اجر عظیم۔“ (حجرات)

امت اسلام! ہم پر واجب ہے کہ ہم اس پاکیزہ شہر کے آداب ملحوظ رکھیں، مسجد نبوی کے آداب اختیار کریں، لیکن! اللہ ہی سے شکوہ ہے کہ کیا یہ ادب ہے کہ کوئی شخص اس شہر میں بھی صحیح عقیدے کے برخلاف عمل کرے، سنت نبوی کی مخالفت کرے یا بدعات کا ارتکاب کرے۔

خبردار! اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اللہ سے خوف کھاؤ، رسول اللہ کے عہد! سید الابرار کے شہر کا ادب کرو، تمام اسلامی آداب کو لازم جانو، بشریت کے سردار کی مسجد میں دینی اخوت کا لحاظ رکھو۔ اس مبارک شہر کی نعمت پر ہم سب کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ہمیں اس کا ادب کرنا چاہیے اس شہر کے امن و امان اور نظام کا خیال رکھنا چاہیے۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کی انتظامیہ اور سیکورٹی اور دیگر کارکنان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے، اللہ انہیں توفیق دے اور درست خدمت کرنے کی توفیق دے۔

حرمین شریفین کی زیارت کے لیے آنے والوں کو عبادت کے لیے خود کو خاص کرنا چاہیے، انہیں عبادت چھوڑ

کر موبائل سے تصویر کشی میں وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہیے۔ انہیں ہجوم کرنے اور مسلمان بھائیوں کو تکلیف دینے سے بچنا چاہیے۔ جب عورت مسجد نبوی میں آئے تو اسے باپردہ ہونا چاہیے اور اسے اپنی عزت و عفت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مردوں کے ساتھ اختلاط سے بچنا چاہیے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور عالی صفات کے ذریعے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسلامی آداب سے نوازے اور اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی کی سنت کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ

حمد و ثناء کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں یہ مقدس مقامات اور عزت و عظمت والے شہر عطا کیے ہیں۔

امت اسلام! ہم پر واجب ہے کہ ہم اس پاکیزہ شہر کے آداب ملحوظ رکھیں، مسجد نبوی کے آداب اختیار کریں، لیکن! اللہ ہی سے شکوہ ہے کہ کیا یہ ادب ہے کہ کوئی شخص اس شہر میں بھی صحیح عقیدے کے برخلاف عمل کرے، سنت نبوی کی مخالفت کرے یا بدعات کا ارتکاب کرے۔

برادران اسلام! یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔ مصطفیٰ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کو سعودی عرب کے حکمرانوں کی خصوصی توجہ اور بھرپور اہتمام ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے امام عادل عبدالعزیز بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے جب سے اس ملک کی بنیاد رکھی ہے اس وقت سے لے کر آج تک خادم حرمین شریفین ملک سلمان بن عبدالعزیز کے اس خوبصورت دور تک، اسے بڑا اعلیٰ اہتمام نصیب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ملک سلمان کو توفیق و مدد عطا فرمائے، انہیں عزت دے، ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں کامیابی عطا کرے۔ حرمین شریفین کی خصوصی خدمت کی منہ بولتی دلیل اور مہکتی تصویر یہ شاندار تاریخی توسیع ہے۔ یہ خصوصی اور منفرد توسیع جو ہر مسلمان کے لیے باعث فخر ہے، اور تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ زائرین کی خدمت کے لیے بنایا گیا ہے۔ پوری دنیا سے آنے والے زائرین کے لیے مسجد حرام اور مسجد نبوی میں توسیع کی گئی ہے، اس کا مقصد مسجد مصطفیٰ کی خدمت کرنا اور عالمی زائرین کو

راحت و سکون پہنچانا ہے تاکہ وہ اپنی عبادت کو پرسکون ہو کر ادا کر سکیں۔ اعلیٰ درجے کی بے شمار خدمات فراہم کی گئیں تاکہ آسانی، سہولت، اطمینان اور سکون کے ساتھ زائرین عبادت کر سکیں۔ لہذا ہم پورے اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسجد اسلامی ثقافت و سیاحت کے دارالحکومت کا تاج سجائے ہوئے۔

آسمانوں میں مکہ کی بہن، تودہتی رہے اور ہر خیر و برکت سے توجہتی اور ترقی کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک توحید والے ملک کی قیادت، قرآن و سنت کے نفاذ والے ملک، ملک حرمین شریفین دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسائل میں مددگار حکمرانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ خادم حرمین شریفین کو حرمین شریفین اور ان کے زائرین کی شاندار خدمات کا بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت کی ہے اللہ اسے ان کے میزان میں شمار فرمائے۔ میں انہی کلمات پر بات ختم کرتا ہوں۔ تم ہادی و بشیر، سراج منیر پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ اللہ کریم نے تمہیں حکم دیا ہے۔

اے اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان علی رضی اللہ عنہما سے جنہوں نے حق و انصاف کے ساتھ فیصلے کیے اور دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے قیامت نیکی میں ان کے پیروکاروں سے راضی ہو جا۔ اے ارحم الراحمین! ان کے ساتھ ہم سے بھی اپنی رحمت کے ساتھ راضی ہو جا۔

تبلیغی پروگرام

① جامعہ عثمانیہ اہل حدیث حافظ آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل حدیث توحید نگر (منام) میں 26 فروری کو بعد نماز عشاء تبلیغی پروگرام ہوا جس میں مولانا شبیر حسین عثمانی مہتمم جامعہ ہڈانے خطاب کیا۔ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

الداعی: حافظ ابراہیم امام جامع مسجد ہڈا
② تبلیغی پروگرام جامع مسجد مقدس اہل حدیث محلہ بہاولپورہ غربی حافظ آباد میں مورخہ 28 فروری بروز منگل منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالقیوم مدنی کاموگی مولانا ناصر مدنی لاہور نے خطابات فرمائے۔

الداعی: (مولانا) شبیر حسین عثمانی خلیفہ مسجد ہڈا

فہم قرآن کے انقلابی اثرات

جذاب مولانا امیر اہل احوال

ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے، پھر کوئی اس پر رشک کرتے ہوئے کہے کہ کاش! مجھے بھی یہ مال میسر آتا تو میں بھی اسے اسی طرح صرف کرتا۔“ (صحیح بخاری)

مطالعہ قرآن کی اہمیت اس قدر ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو لوگوں سے قرآن پاک

سناتے تھے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خاصی تعداد میں ایک لشکر بھیجنا چاہا تو ان سے قرآن مجید پڑھوایا، ہر فرد کو جتنا قرآن مجید آتا تھا اس سے پڑھوایا (اس دوران) ایک نو عمر صحابیؓ کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کتنا قرآن مجید یاد ہے۔ اس نے کہا مجھے اتنا اور سورۃ البقرہ یاد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں سورۃ البقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ تم ان سب کے امیر ہو۔“

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ سیدنا عثمان بن عفانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سکھے اور سکھائے۔“ (صحیح بخاری)

”اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ حافظ ہے تو سفرۃ کرام برہ (بزرگ فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے وہ اس کو حفظ کرتا ہے اور حفظ کرنا اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔“

جس کی وجہ یہ ہے کہ دور حاضر میں مسلمان ذریعہ رشد و ہدایت یعنی قرآن کریم سے راہنمائی لینے کی بجائے اس سے فرار کی راہیں تلاش کرتا نظر آتا ہے،

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو قرآن کریم پڑھنے، سیکھنے اور سمجھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہود و ہنود کبھی نہیں چاہیں گے کہ مسلمان اپنے دین کی طرف حقیقی معنوں میں رجوع کریں کیوں کہ اس طرح ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ بن جائے گی۔ مگر یہ بھی اہل حقیقت ہے کہ دونوں جہاتوں کی کامیابی کے لئے ہمیں دین سے تعلق مضبوط بنانا ہوگا، بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے اللہ پاک خود قرآن پڑھنے کا حکم دیتا ہے:

”نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک، اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فخر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا۔“ (الاسراء)

پھر قرآن پڑھنے کے بعد اس پر غور کرنے بارے حکم ہوتا ہے:

”کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔“ (محمد) اسی طرح یہ بھی آتا ہے کہ قرآن پاک مشکل نہیں بہت آسان ہے سمجھنے والے کے لئے اور فصاحت حاصل کرنے والے کے لئے: ”اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی فصاحت حاصل کرنے والا ہے۔“ (القدر) قرآن پاک پڑھنے کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہؓ روایت کرتی ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ حافظ ہے تو سفرۃ کرام برہ (بزرگ فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے وہ اس کو حفظ کرتا ہے اور حفظ کرنا اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔“ (صحیح بخاری) قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے سیدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

حسد (رشک) صرف دو شخصوں پر (جائز) ہے، ایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑھنا اسے سن کر کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اس کی طرح پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی

قرآن پاک پڑھنے اور سمجھنے کے بھی درجات ہیں۔ اس حدیث میں اس حوالہ سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے کہ سیدنا ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ مثل عکترے کے ہے، جس کا مزہ اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہے اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا اور عمل کرتا ہے تو وہ کجھور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے، مگر بو کچھ نہیں۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پھول کی طرح ہے کہ اس کی بو تو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا ہے، اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کے پھل کی سی ہے جس کا مزہ بھی برا ہے اور بو بھی خراب۔“ (صحیح بخاری) قرآن پاک پڑھنے کے حوالہ سے قرآن و حدیث

دیتا ہے۔“ (ابن حبان، مستدرک حاکم)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ بہت سی قوموں کو اونچا اٹھاتا ہے (بلند مقام پر فائز کرتا ہے) اور دوسری قوموں کو اس (پر عمل نہ کرنے) کی وجہ سے نیچے گراتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ جب مسلمان قرآن کی تعلیمات اور ارشادات نبوی ﷺ پر عمل پیرا رہے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسا عروج عطا فرمایا کہ تاریخ جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ صحراء و دریا ان کی ٹھوکر سے دو نیم ہوئے، پہاڑ ان کی ہیبت سے راکھ بنے، فارس اور روم کی سپر طاقتیں ان کے قدموں تلے روندی گئیں، مشرق و مغرب ان کے زیر نگیں ہوئے۔ دنیا میں علم کی روشنی پھیلی، ہدایت کا نور عام ہوا، توحید سے دنیا منور ہوئی، لیکن جب اس غالب قوم کے بعد آنے والوں نے قرآن اور اس کی تعلیمات سے منہ موڑا تو ذلت اور پستی ان کا مقدر بن کر رہ گئی۔ اب پوری امت کا یہ دینی اور منہجی فریضہ ہے کہ قرآن مجید کے پیغام، اس کی تعلیمات اور ابدی فیضان کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کرے، اس ہدایت کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ”قرآن اور مسلمان“ یا ”مسلمان اور قرآن“ لازم و ملزوم ہیں۔ امت مسلمہ کی عظمت و مہمانداری، عزت و وقار، دین و دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات اور سرخروئی کا راز صرف اور صرف قرآن و سنت سے وابستگی میں مضمر ہے۔

تقریب تحمیل قرآن کریم

① جامع مسجد طوبی اہل حدیث 134/9L سبیل میں خطیب مسجد قاری محمد حسن سلفی نے نماز فجر کے بعد مستقل درس قرآن میں ساڑھے چھ سال کے عرصہ میں کلام ربانی کی تحمیل فرمائی۔ اس مبارک موقع پر 24 فروری 2017ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد طوبی میں تقریب منعقد ہوئی جس میں قاری امیر حمزہ نے تلاوت اور معوذتین کی تفسیر مفسر قرآن مولانا حافظ صلاح الدین یوسف مدظلہ نے بیان فرمائی۔ تقریب میں مولانا محمد حسین طاہری، حافظ عبدالمجید مظہر حسن، قاری محمد شبیر انجم سمیت شہر و مضافات کے علماء کرام اور لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں تمام شرکاء کے لیے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ رپورٹ: محمد اسد خان لودھی وارا کین مسجد ہذا۔ سبیل

نظریہ کو سامنے لاتے ہوئے اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ میں سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت اسلامی قوانین کی بجائے جمہوریت مسلط کر دی گئی۔ یہی صورتحال دیگر اسلامی ممالک میں نظر آتی ہے کہ جہاں اسلام مخالف قوتیں پوری شدت کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے مگر یہاں اسلام سے متصادم قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا ہے مگر ہم کسی کے ہاتھ کاٹنے کو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں۔ قرآن کریم زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیتا ہے جب کہ ہم اس کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح دیگر اسلامی قوانین بھی ہماری طبع نازک پر ناگوار گزرتے ہیں، کیوں کہ یہود و نصاریٰ ہمارے گرد ایک ایسا جال بن چکے ہیں کہ ہمیں اپنی ہی بصیرت پر شبہ محسوس ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ مقام فکر ہے کہ ایک طرف ہم بڑے فخر سے خود کو مسلمان، رسول کریم ﷺ کا امتی اور قرآن کا داعی کہتے ہیں اور دوسری جانب قول و فعل کے واضح تضاد کے ساتھ آدھے تیغ آدھے بیز والی کیفیت سے بھی دوچار ہیں۔ ہماری اسمبلیوں میں بھی قرآنی قوانین کی بجائے مغربی استحصالی نظام کے تحت کام ہوتا ہے اور ہماری زندگیوں میں بھی یہ ہی صورتحال بڑی شدت سے حاوی نظر آتی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن مجید کو محبت سے پڑھیں، اگر پڑھنا نہیں آتا تو پڑھنا سیکھیں جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھیں اور اسے سمجھ کر اس کے مطابق عمل کریں تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہو سکے۔

قرآن کریم ایک ابدی فیضان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قرآن ایسی شفاعت کرنے والا ہے کہ اس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا، جو شخص اسے آگے رکھے (اس کی تعلیمات پر عمل کرے، اس کی ہدایت پر غور و فکر کرے اور اسے اپنا پیشوا اور امام بنائے) یہ اسے جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دے، یہ اسے جہنم میں گرا

میں اور بھی متعدد مقامات پر حکم اور اس کی فضیلت کا بیان ہے، مگر موجودہ معاشرہ میں کچھ آوازیں سنائی دیتی ہیں کہ قرآن کو پہلے سمجھنا چاہیے اور پھر پڑھنا چاہیے اور سمجھنے سے پہلے قرآن کا پڑھنا غلط کہا جاتا ہے جو کہ درست نہ ہیں۔ بلاشبہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے کی بہت اہمیت و فضیلت ہے مگر اس حوالہ سے نہ سمجھنے والوں پر نہ پڑھنے کی پابندی لگانا درست نہیں کیوں کہ قرآن پاک پڑھنا بذات خود ایک باعث رحمت و برکت عمل ہے۔

قیامت کے دن بھی قرآن پڑھنے والے کو اعلیٰ مقام میسر ہوگا، اس کی عزت و تکریم کا منظر خود تاجدار کائنات ﷺ نے یوں فرمایا:

”روز قیامت صاحب قرآن (قرآن مجید پڑھنے والا اور عمل کرنے والا) آئے گا تو قرآن کہے گا کہ، اے رب! اسے زیور پہنا، تو صاحب قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، قرآن پھر کہے گا، اے میرے رب! اسے اور بھی پہنا، تو اسے عزت و بزرگی کا لباس پہنایا جائے گا، پھر کہے گا، اے میرے رب! اب اس سے راضی ہو جا (اس کی تمام خطائیں معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے زینے چڑھتا جا اور اللہ تعالیٰ ہر آیت کے بدلے میں اس کی نیکی بڑھاتا جاتا جائے گا“ (ترمذی)

قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کو نقلی عبارات سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث مبارکہ ہے کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”اے ابو ذر! اگر تو جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کسی کو سکھائے تو یہ تیرے لئے سو رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد)

درج بالا آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مطالعہ قرآن کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے، مگر افسوس کہ آج ہم اپنی اصل سے ہٹ اور کٹ کر رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے ایک بڑی اکثریت کے باوجود دور حاضر میں مسلمان یہود و نصاریٰ کے زیر نگیں نظر آتے ہیں۔ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی صورتحال مختلف نہیں مگر پاکستان میں تو حالات اور بھی اتر نظر آتے ہیں۔ دوقومی

حیاتِ مسیح

قرآن مجید کی روشنی میں

جناب مولانا عبید اللہ لطیف (فیصل آباد)

اسی سلسلہ میں مزید دلائل:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْزِلُ وَيُؤَلِّدُ لَهُ وَيَمَكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِى فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ بَيْنَ آبَى بَكْرٍ وَعُمَرَ (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء)

یعنی ”سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف

اتریں گے وہ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور پنتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیے جائیں گے

پھر میں (محمد رسول اللہ ﷺ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرہ سے قیامت کو اٹھیں گے جبکہ ابوبکر و عمر کے درمیان ہوں گے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَيَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَالَ بِبَابِ لُدٍّ (مسند ابی داؤد الطیالسی)

”ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَهْلِكَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفُجَّحِ الرُّوحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيْسَ بِهِمَا (مسلم)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے، ابن مریم مقام فُجَّحِ الرُّوحَاءِ سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لیے ضرور تلبیہ پڑھیں گے۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ] (بخاری)

”تمہاری اس وقت کیسی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[يُخْرِجُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ

”سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے وہ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور پنتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیے جائیں گے۔“

قبل المشرق في زمن اختلاف من الناس وفرقة فيبلغ ما شاء الله أن يبلغ من الأرض في أربعين يوما الله أعلم ما مقدارها؟ فيلقى المؤمنون شدة شديدة، ثم ينزل عيسى بن مریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ فيقوم الناس فإذا رفع رأسه من ركعته قال: سمع الله لمن حمده قتل الله الدجال وظاهر المؤمنون فأحلف أن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أبا القاسم الصادق المصدق ﷺ قال: إنه لحق وأما قريب فكل ما هو آت قريب. [مسند البزار]

”کانا دجال مسیح گمراہی لوگوں کے اختلاف و افتراق کے دور میں مشرق کی طرف سے نکلے گا اور وہ چالیس روز میں جس قدر اللہ چاہے گا زمین

کے حصے کو فتح کرے گا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی مقدار کتنی ہوگی۔ مومنوں کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پھر عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے (اور پھر لوگوں کو نماز پڑھائیں گے) جب وہ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو ”مسیح اللہ الرحمن جیدہ“ کہنے کے ساتھ ہی ”اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور مومن غالب آجائیں گے۔ کہیں گے راوی کہتے ہیں میں قسم اٹھاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق و مصدق ہیں نے فرمایا: بے شک یہ حق ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ قریب ہے تو ہر وہ چیز جو آنے والی ہے تو وہ قریب ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَنْ يَسْلُطَ عَلَى قَتْلِ الدَّجَالِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ] (مسند ابی داؤد الطیالسی)

”دجال کے قتل پر صرف عیسیٰ ابن مریم ہی مسلط و مقرر کیے گئے ہیں۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جن کو بدعا نبوی علم قرآن حاصل تھا اور اس کا اعتراف مرزا

قادیانی نے بھی ان الفاظ میں کیا ہے کہ

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارہ میں ان کے حق میں آنحضرت کی ایک دعا بھی ہے۔“

(ازالہ اوہام مند رجہ روحانی خزائن)

یہی ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَأَنذَرْتُكُمْ لِيَوْمٍ أَتِيهِمُ فِيهِ الدَّجَالُ﴾ (الزخرف: 61)

”بے شک وہ (عیسیٰ) قیامت کی ایک علامت ہیں۔ پس تم اس کے بارے میں شک نہ کرو۔“

کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے

ہیں کہ

”اس علامت سے مراد قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔“ (صحیح ابن حبان)

رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْزَرَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.] (مسند احمد)

”میری امت کی دو جماعتیں ہیں جنہیں اللہ نے آگ سے بچالیا ہے۔ ایک جماعت وہ ہے جو ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسری جماعت وہ ہے جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگی۔“

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٍّ دِمَشْقَ.] (المعجم الكبير للطبراني)

”عیسیٰ ابن مریم دمشق کے شرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت تفسیر عالم میں مرقوم ہے۔ امام ابن کثیرؒ اور امام سیوطی نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے روایت کے الفاظ یہ ہیں:

[فَبَعَثَ اللَّهُ جِبْرِيْلَ فَأَذْجَلَهُ فِي حَوْجَتِهِ فِي سَفْفِهَا رَوْزَنَةً فَرَفَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ مِنْ تِلْكَ الرَّوْزَنَةِ فَأَلْقَى اللَّهُ شِبْهَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَتَّلُوهُ وَصَلَبُوهُ.] (تفسیر المعال)

”جب وہ شخص جو مسیح کو پکڑنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا مکان کے اندر پہنچا تو خدا نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور اسی بد بخت یہودی کو مسیح کی شکل پر بنا دیا۔ پس یہود نے اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا۔“

محترم قارئین! اتنے بین اور واضح دلائل کے باوجود اگر کوئی حیات مسیح کا انکار کرے تو پھر اس پر انوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ آئیے اب آخر میں ایک اور حدیث بیان کر کے بحث کو ختم کریں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْزِلُ أَخِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى جَبَلٍ أَقْبَى أَمَامَا

هَادِيًا وَحَكَمًا عَادِلًا] (کنز العمال)

”تو اس وقت میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے جبل ائقی پر امام و رہنما اور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ - يَعْنِي عِيسَى - وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِضُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيْاضِ، بَيْنَ مُصْرَبَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصْبِهِ بَلَلٌ، فَيَقَاتِلِ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَذُقُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكَ كُلَّهُمَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ، فَيَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.]

نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ زمین پر رہیں گے۔ پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

محترم قارئین! مرزا قادیانی اور اس کی ذریت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے عقیدہ کو شرک قرار دیتی ہے لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی موکی علیہ السلام کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کا قائل تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

”یہ وہی موکی مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔“ (نور الحق حصہ اول: مندرجہ روحانی خزائن)

مزید ایک مقام پر مرزا قادیانی اپنے اسی عقیدے کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

”ا عیسیٰ حی ومات المصطفیٰ؟ تلک

اذا قسمة ضیضی! اعدلوا هو اقرب للتقوی واذا ثبت ان الانبیاء کلهم احياء فی السموات فای خصوصية ثابتة لحياة المسيح اهو یا کل ویشرب

وهم لا یا کلون ولا یشربون؟ بل حياة کلیم الله ثابت بنص القرآن الکریم الا تقرر فی القرآن ما قال الله تعالی عز وجل: فلا تکن فی مریة من لقائہ؟ انت تعلم ان هذه الآیة نزلت فی موسی فہی دلیل صریح علی حياة موسی علیہ السلام۔ لانه لقی رسول الله ﷺ والاموات لا یلاقون الاحیاء ولا تعجد مثل هذه الآیات فی شان عیسی علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاته فی مقامات شتى فتدبر فان الله یحب المتدبرین۔“ (حمامة البشری)

”کیا عیسیٰ زندہ ہیں اور مصطفیٰ ﷺ فوت ہو گئے یہ تو بھونڈی تقسیم ہے۔ انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمام

”جب وہ شخص جو مسیح کو پکڑنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا مکان کے اندر پہنچا تو خدا نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور اسی بد بخت یہودی کو مسیح کی شکل پر بنا دیا۔ پس یہود نے اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا۔“

(سنن أبي داود، کتاب الملاحم)

”میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ لہذا جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد والے سرخ و سفید رنگ والے اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا محسوس ہوگا۔ اگرچہ وہ کیلے نہیں ہوں گے۔ وہ زردی مائل کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ وہ صلیب توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے اور اسلام مخالف لوگوں سے قتال کریں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح گمراہ، دروغ گو دجال کو ہلاک کرے گا۔ ان کے زمانے میں روئے زمین پر امن قائم ہو جائے گا حتیٰ کہ کالا ناگ اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے۔ کوئی کسی کو

انبیاء آسمان میں زندہ ہیں تو پھر حیاتِ مسیح کی کوئی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کیا وہ وہاں کھاتا پیتا ہے اور دوسرے انبیاء کھاتے پیتے نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کیا تو قرآن کریم میں نہیں پڑھتا کہ اللہ نے فرمایا: "فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ" (تو اس ملاقات کے بارے میں شک نہ کر) اور تو جانتا ہے کہ یہ آیت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اتری ہے اور آپ کی زندگی پر صریح دلیل ہے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور مردے زندوں سے نہیں ملتے۔ اور تو اس جیسی آیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں پائے گا۔ ہاں ان کی وفات کا ذکر مختلف مقامات پر آیا ہے۔ پس تو تدبر کر کیونکہ اللہ تدبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

نوٹ: مندرجہ بالا ترجمہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے شائع ہونے والی مترجم کتاب حملۃ البشریٰ سے لیا گیا ہے۔ کتاب میں اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی متن بھی دیا گیا ہے۔

محترم قارئین! اب آخر میں ایک اور حدیث نزول مسیح کے حوالے سے بیان کر کے اس بحث کو سمیٹیں ہوں۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ ﷺ نے ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور باہم قیامت کا تذکرہ ہوا سب نے ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے بارے میں سوال کیا لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہیں بھی کچھ معلوم نہ تھا پھر عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

«قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجَنَّتِهَا، فَأَمَّا وَجَنَّتِهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَالِ، قَالَ: فَأَنْزِلْ، فَأَقْتُلْهُ فَيَرْجِعَ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُوهُمْ يَأْجُوجُ، وَمَأْجُوجُ وَهُمْ أَمِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُوتُونَ بَمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بَشْيٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ، فَيَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ، فَتَنْتَنُ الْأَرْضُ مِنْ

رِيحِهِمْ، فَيَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُوا اللَّهَ، فَيَرْسُلُ السَّمَاءُ بِالنَّارِ، فَيَحْمِلُهُمْ فَيَقْبِلُهُمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تَنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتَقْدُ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعَهْدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ، كَانَتْ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ، كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَذَرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجُوهُمْ يَوْمَ لَا دُنْيَا " قَالَ النَّوَامُ: " وَوَجَدَ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. [(ابن ماجہ)

”میرے ساتھ قیامت سے قبل (نزول) کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا پس لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹیں گے اتنے میں یا جوج ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی پر وہ چڑھ جائیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی لیں گے اور ہر ایک چڑھ کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و انکساری سے گزر گزائیں گے پھر میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے (وہ مرجائیں گے) اور ان کے پاس زمین بدبودار ہو جائے گی لوگ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و انکساری سے گزر گزائیں گے میں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ پانی بھیجے گا جو ان کی نشیں سمندر میں بہا لے جائے گا پھر پہاڑ اکھڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچی جائے گی صاف ہموار اور اس میں پہاڑ، نیلے، اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسے قریب ہوگی جیسے حاملہ عورت (جس کے دن پورے ہو گئے ہوں) بچہ جنم اس کے گھر والے نہیں جانتے کہ وہ کس وقت ناگہاں جنتی ہے، تو مکمل تیاری کر رکھتے ہیں اور ہر وقت زچگی کے منتظر ہوتے ہیں۔ عوام بن حشمت نے کہا اس واقعہ کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ

يَنْسِلُونَ یعنی جب یا جوج ماجوج مکمل جائیں گے تو وہ ہر بلندی پر چڑھ دوڑیں گے۔“ محترم قارئین! اب آخر میں مرزا قادیانی کی کتب سے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر موجود ہونے کا حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

”اور مسیح کو خوب معلوم تھا کہ خدا جلد تر اس عارضی تعلیم کو نیست و نابود کر کے اس کامل کتاب کو دنیا کی تعلیم کے لیے بھیجے گا کہ جو حقیقی نیکی کی طرف تمام دنیا کو بلائے گی اور بندگانِ خدا پر حق اور حکمت کا دروازہ کھول دے گی۔ اس لیے اس کو کہنا پڑا کہ ابھی بہت سی باتیں قابلِ تعلیم باقی ہیں جن کو تم ہنوز برداشت نہیں کر سکتے مگر میرے بعد ایک دوسرا آئندہ والا ہے وہ سب باتیں کھول دے گا اور علم دین کو ہر تہ کمال تک پہنچائے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے اور ایک عرصہ تک وہی ناقص کتاب لوگوں کے ہاتھ میں رہی“ (براہین احمدیہ حاشیہ مندرجہ قادیانی خزائن)

آئیے! اب نزول مسیح کے حوالے سے بھی مرزا قادیانی کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

«هُوَ الْوَحْدُ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام صحیح آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“ (براہین احمدیہ مندرجہ قادیانی خزائن) ایک اور مقام پر مرزا قادیانی یوں رقمطراز ہے کہ ”وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدتِ عصفِ قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے“ (براہین احمدیہ مندرجہ قادیانی خزائن)

قرآن کریم ایک ابدی فیضان

جناب رفیعہ علیہ السلام

جوڑا بھی پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا، یا اللہ! اس سے راضی ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور سیر ہیاں (درجات) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھنے والوں کو ایسی کامیاب تجارت کی خوش خبری دی ہے جس میں کسی قسم کا گھٹا نہیں۔ فرمایا: ”وہ لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور نماز قائم کرتے ہیں جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں، جس میں ہرگز خسارہ نہ ہو گا۔“ (سورۃ الفاطر)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید بہ نسبت دن کے، رات کو پڑھنا زیادہ افضل ہے، کیونکہ آپ ﷺ ہر رات جبریل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حنفیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صاحب قرآن سے (روز قیامت) کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر کے جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا۔ پس تیرا مقام وہ ہو گا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو گی۔“ (ابوداؤد) ظاہر ہے ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جس کے سینہ میں قرآن محفوظ ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں، وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور اسے پڑھائیں، ان پر سکینت (اطمینان) نازل ہوتا ہے، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں۔“ (صحیح مسلم)

رسول کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ہر امت کو ایک شرف عطا فرمایا ہے، اس امت کے لیے سب سے بڑا شرف اور سب سے بڑا سرمایہ افتخار قرآن مجید ہے۔“

”لہ“ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔ (ترمذی) اللہ تعالیٰ تلاوت کرنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیوں کا اجر عطا فرماتا ہے۔ انسان اگر ایک لمحہ کے لیے سوچے کہ ایک نیکی کرنا خود ایک فعل انجام دینا ہے، مثلاً راستہ میں چلتے ہوئے درمیان میں کاٹا آ جائے یا بیچ راستے میں پتھر، لکڑی وغیرہ ہو، جس سے مسافروں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اسے ہٹا دینا چاہیے اور یہ فعل ایک نیکی ہے، اب اس کے مقابلے میں تلاوت کے اجر کو دیکھیں تو صرف ”الم“ پڑھنے سے تین نیکیاں نامہ اعمال میں جمع ہو

ارشاد ربانی ہے کہ ”بلاشبہ یہ قرآن سب سے سیدھے راستے کی طرف نشانہ دہی کرتا ہے“ (سورۃ بنی اسرائیل) ایک مقام پر پوری انسانیت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا: ”اے لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی جانب سے نصیحت آئی ہے اور شفاء دلوں کے روگ کی اور یہ ہدایت و رحمت ہے مسلمانوں کے لیے۔“ (سورۃ یونس) ایک اور مقام پر فرمایا: ”لوگو! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک صاف اور واضح نور نازل کیا ہے۔“ (سورۃ المائدہ)

”صاحب قرآن سے (روز قیامت) کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر کے جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا۔ پس تیرا مقام وہ ہو گا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو گی۔“

جاتی ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق قرآن مجید میں حروف کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ ہے، اس طرح لاکھوں نیکیاں بندہ مومن کے نامہ اعمال میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اگر ہر ماہ ایک قرآن مکمل کیا جائے اور سال کے بارہ مہینے قرآن پاک کی تلاوت جاری رہے تو تین کروڑ اٹھاسی لاکھ اکیادہ ہزار سے زیادہ نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر اتنے ہی نیک کام کر کے اجر کے حصول کی کوشش کی جائے تو کتنی طویل عمر درکار ہو گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر خاص عنایت فرمائی کہ انہیں تلاوت قرآن مجید کا اتنا عظیم الشان اجر عنایت فرماتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا اور قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا کہ یا اللہ! اسے تاج پہنا، پھر اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن عرض کرے گا یا اللہ! اسے زیادہ دے چنانچہ اسے کرامت کا

کریم وہ نور ہدایت ہے جو بنی نوع انسان کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے ایمان و ہدایت کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ وہ نور ہے جو ہدایت کی راہ پر گامزن کرتا ہے، ایسی راہ دکھاتا ہے جو واضح اور روشن ہے جو صراطِ مستقیم اور دین حلیف کا راستہ ہے۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تقویٰ کا اہتمام کرو کہ یہ تمام امور کی جڑ ہے۔“ میں نے عرض کیا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تلاوت قرآن کا اہتمام کرو کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔“ (ابن حبان)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا، اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ

حقیقت عبدیت

تقاضے اور ثمرات

جناب حافظ محمد زکریا ماسم

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيَرٌ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

”اس شخص سے بڑھ کر راہِ راست سے بہکا ہوا اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی راہنمائی کے بغیر اپنی خواہشات کے تابع ہو جاتے ہیں“ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

رسول کائنات ﷺ نے بھی انہیں عبد اللہ کہنے کی بجائے درہم و دینار کے بندے کہا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ!

”تم میں سے کوئی اپنے غلام کو عبدی یعنی میرا بندہ اور لوطی کو امتی یعنی میری بندہ نہ کہے (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے) اس لیے تم سب اللہ کے بندے اور اللہ کے بندوں کے بندے ہو اور تمہیں یوں کہنا چاہیے کہ میرا غلام، میری لوطی، میرا جوان (مرد)، میری جوان (عورت)۔“

لتعس عبد الدينار والدرهم والقطيعة والخميصة ان عطى رضى وان لم يعط لم ير ضا (بخاری باب ما يتقى من فتنة المال) ”درہم و دینار، ریشی چادروں اور سیاہ کملی کے بندے تباہ ہو گئے اگر انہیں (مال) دیا جائے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔“

⑤ العبد سے مراد وہ بندہ ہے جسے غلام بنا لیا جاتا ہے جو انسان کی ذاتی ملکیت میں آ جاتے ہیں اس صورت میں ان کی خرید و فروخت بھی شرعاً جائز ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا گیا: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ﴾ ایک غلام جو دوسروں کی ملکیت ہے اور وہ خود کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور العبد بالعبد یعنی ”غلام کے بدلے غلام۔“ اس صورت میں لفظ عبد بھی غلام کی جمع عبيد ہوگی۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے لفظ عبد

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو دیگر صفاتی ناموں سے پکارتے ہوئے ایک اہم صفاتی نام بندہ سے بھی مخاطب کیا ہے۔ تفصیلات کے لیے سورۃ ”ص“ ”صفافات“ اور ”انبیاء“ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ مائے لغت نے لفظ عبد سے کسی کے سامنے ذلت و انکساری اور عاجزی کا اظہار کرنا مراد لیا ہے۔ جہاں تک قرآن پاک میں لفظ عبد کے استعمال ہونے کا تعلق ہے تو یہ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے:

① العبد سے مراد وہ بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس صورت میں اسکی تمام تر بے بسی عاجزی اور

انکساری صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتی۔ یہاں عبدیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے ایسا کہنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے: ﴿وَإِنْ كُلٌّ مِّنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

إِلَّا أَنبِى الرَّحْمَنِ عَبْدًا﴾ زمین و آسمان میں جو کچھ نہیں ہے وہ سب صرف بندے بن کر ہی اللہ رحمان کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اس معنی میں عبد کی جمع عباد ہوتی اور یہ عباد دو طرح کے ہیں:

② جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ریاضت کی بدولت عبدیت کے درجہ پر فائز ہو جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص بندے کہا ہے اور انہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے عبادت، یا عبادی، عباد اور عبدی کا لفظ مخاطب ہوتے ہوئے استعمال کیا ہے۔ ان مخلص بندوں میں فضیلت کے اعلیٰ درجے پر انبیاء کی بناءت فائز ہے۔

ب وہ بندہ جو دنیا کی لالچ اور حرص کے غلام بن کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں قرآن نے انہیں عبد کی بجائے گمراہ اور ظالم کہا ہے۔ جیسے فرمایا گیا ہے:

کو قرآن پاک میں استعمال کیا تو اسکی نسبت خود اپنی طرف ہی کی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے نام بہت پسندیدہ ہیں جن میں بندے کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ [ان احب اسماءکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن] ”بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن پسند ہیں۔“ جبکہ اپنے سوا کسی اور کی طرف بندے کی نسبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساء کم اماء اللہ ولكن لیقل غلامی وجاریتی وفتائی وفتاتی] (مسلم) ”تم میں سے کوئی اپنے غلام کو عبدی یعنی

میرا بندہ اور لوطی کو امتی یعنی میری بندہ نہ کہے (کیونکہ ایسا کہنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے) اس لیے تم سب اللہ کے بندے اور اللہ کے بندوں کے بندے ہو اور تمہیں یوں کہنا چاہیے کہ میرا غلام، میری لوطی، میرا جوان

(مرد)، میری جوان (عورت)۔“

اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے شارحین حدیث نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ، عبدالرسول، عبدالحی، عبدالحسن، عبدالحسین یا بھراں وہ یا اس طرح کے معنی مفہوم رکھنے والے نام رکھنا منع ہے۔ کیونکہ ان ناموں میں بندے کی نسبت اللہ کی طرف نہیں ہوتی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود ایسے ناموں کو بدل دیتے تھے جن میں بندے کی نسبت من دون اللہ کی طرف ہوتی، مثلاً عبدالعزی، عبدالغفس وغیرہ۔ چنانچہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کا قبل از اسلام نام عبد عمرو تھا جسے آپ نے بدل کر عبدالرحمن رکھا۔ اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالغفس تھا جسے بدل کر عبدالرحمن یا عبد اللہ یا عمیر رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید، ربوبیت اور معبودیت اسی کا تقاضا کرتی ہے اس نے جسے عدم سے وجود بخشا ہے اس

میں مسنونہ دعائیں پڑھنا ثابت ہے ان کا آغاز انہی الفاظ مسنونہ سے ہوتا ہے۔ تفصیلات کتب احادیث میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۳۔ مصائب اور مشکلات پر سیدنا ایوب علیہ السلام کا صابرانہ کردار اور حق بندگی:

مصائب و مشکلات میں شکوہ یا شکایت کرنے کی بجائے صبر و شکر کا اظہار کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء سے رطب اللسان رہنا اللہ کے بندوں کی بنیادی صفت ہے جو درجات کی بلندی اور ایمان میں استقامت اور پختگی کا باعث بننے کے ساتھ گناہوں کی تطہیر کا سبب بھی بنتا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے امام الصابرین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْإِنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ يُنْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَاِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا أَشَدُّ بَلَاءً وَآِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَقَّةٌ أَتَنَلَى عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرَكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ [ابن ماجہ]

کہ ”سب سے زیادہ سخت مصیبت کس پر آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء پر پھر ان کے بعد ان پر جو سب سے افضل ہیں۔ اور پھر ان کے بعد وہ جو سب سے افضل ہیں بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے اگر وہ اپنے دین پر مضبوط ہو تو اس پر آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کا ایمان نرم ہو تو اس کے ایمان کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ بندے پر آزمائش اور مصیبت آتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“

چنانچہ سیدنا ایوب علیہ السلام کے بندوں میں آزمائش اور مشکل میں صبر کرنے والوں میں بہترین اور مثالی صابر اور شاکر بندے ہیں۔ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ لَوِاذَكَرْ عِبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّ مَسْنِي الشَّيْطَانُ بِنَصْبٍ وَعَذَابٍ [سورۃ ص] ”ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب سے پکارا بے شک مجھے شیطان نے رنج و غم پہنچایا ہے۔“

نصیب سے جسمانی تکالیف اور عذاب سے ابتلاء و

الانبياء اور امام الرسلین ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اُس کے بندے ہیں۔ اسی طرح جب حقیقت نزول قرآن مجید کو بیان کرنا مقصود ہوا تو فرمایا گیا: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ﴾ ”بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرق کرنے والی کتاب نازل کی۔“ اس سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ آنحضرت ﷺ صاحب کتاب ہوتے ہوئے بھی اللہ کے بندے ہی ہیں۔ اسی حقیقت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی بندگی سے لومہر کے لیے بھی غافل نہیں ہوتے۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی زندگی کا اظہار کیا کرتے اور فرخو

بندگی کے اظہار کے طریقے:

چنانچہ اہل بندگی کے اظہار کا سب سے بڑا اور اہم طریقہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اُس کے سامنے جھکتے ہوئے سجدہ ریز ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ واحد کے سامنے اپنی بندگی کو گرا دینا اس کی بندگی کا بہترین اظہار ہے۔ اس لیے کہ جب انسان اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو صرف بندگی ہی نہیں بلکہ اُس کے تمام اعضاء اسی ایک یکتا کے سامنے اپنی بے بسی کی ترجمانی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہی وہ حالت ہوتی ہے جب بندہ اور اُس کے مجبود کے درمیان تمام قائلے سٹ جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا کہ [لقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء] ”بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے تو تم اپنے سجدہ میں دعا کی کثرت کرو۔“ (مسلم)

۲۔ نعمتوں پر اظہار تشکر

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اسکا شکر بجالاتا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا: [لما انعم الله على عبد نعمة فقال الحمد لله الا كان اعطى افضل مما اخذ] (ابن ماجہ) کہ ”جب اللہ تعالیٰ بندے کو کسی نعمت سے نوازے اور وہ اس پر الحمد للہ کہے تو اس نے نعمت پر جو شکر یہ (الحمد للہ کہہ کر) ادا کیا وہ اس نعمت سے افضل ہوتا ہے۔ لہذا چلتے پھرتے، سوتے بیدار ہوتے ہوئے اور صبح و شام الحمد للہ کا ورد جاری رکھنا چاہیے اور ان اوقات جن

کی نسبت صرف اُسی کی طرف ہی ہوا اور وہ وجود چاہے کتنا ہی قوی الجبر اور طاقت ور کیوں نہ ہو اُس کے سامنے اُسکی حیثیت محض بندے اور غلام کی ہی ہے۔ اس سلسلہ میں دیو مالائی قوت سے سرشار وہ فرشتے ہیں جن کے وجود زمین و آسمان کے خلا میں بمشکل سماتے ہیں اور پلک جھپکنے میں وہ کہاں سے کہاں ٹھو پرواز ہوتے ہیں۔ جن کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انسانی عقل انہیں شمار کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر کیا تو انہیں ﴿بَدَلْ عِبَادَ مُتَكَبِّرُونَ﴾ کہتے ہوئے فرمایا کہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ظاہر ہوئے واسطے من جانب اللہ معجزات مظاہر مردوں کو زندہ کر کے، نابالغوں کو بڑائی اور بیماروں کو شفا دینے کے باوجود اُن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ﴿لَنْ يَنْصُرَكَ الْقِسْمَةُ اَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ﴾ کہ ”سیدنا کا حصہ کو ہرگز اس بات سے انکار یا ان کے لیے یہ بات باعث شک و عار نہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔“ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں امام شیر خوار کی میں قوت گویائی سے نوازا تو انہوں نے ہاں الفاظ اپنا تعارف کرایا کہ ﴿لَقَدْ عَلِمْتُمُ اللَّيْلَ اَنَّا كُنَّا فِي الْكُفْرِ وَجَعَلْنَا نَبِيًّا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے اگرچہ مجھے کتاب و نبوت سے نوازا گیا ہے مگر میری اولین حقیقت یہی ہے کہ میں اللہ کا ہی بندہ ہوں اور بغیر باپ کے پیدا ہونے اور مجھ سے غیر المعقول افعال سرزد ہونے کے باوجود نہ تو میں خدا ہوں اور نہ اُس کا بیٹا ہوں۔

رسول کائنات ﷺ کی حقیقت مقام اور عظمت و فضیلت کی رفعت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ آپ کی نبوت و رسالت کا سب سے اہم اور عظیم الشان معجزہ واقعہ معراج ہے جس میں آپ اوج ثریا سے بلند تر سدرۃ المنہی سے کہیں آگے اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو بیان کیا تو فرمایا: ﴿مَنْ مِّنَ الْبَشَرِ اَشَدَّ رُحْمًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَلَيْسَ الْمَسْجِدُ الْقُطْبُ﴾ ”پاک ہے وہ ذات جو رات ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔“ اللہ تعالیٰ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بغیر اسلام اگرچہ خاتم

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں ججہ دوست نہیں ملتے

دی ہے اور عرب ممالک میں اس جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم پہلے بھی علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو اپنا امیر مانتے تھے اب بھی مانتے ہیں اور آخری سانس تک مانتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

ہم امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار اور امیر محترم کی حمایت کا اعلان کرتے اور کرتے رہیں گے۔ ضلع گجرات کے حوالے سے علماء کرام نے امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر صاحب سے سید الطاف الرحمن شاہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شاہ صاحب کی امارت کا مطالبہ کیا۔

سینیئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے خطاب میں جماعتی مفوں میں اتفاق و اتحاد اور مکمل یکجہتی کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ جس طرح نوجوان جماعت کا سرمایہ ہیں اسی طرح بزرگ ان پر ایک مضبوط سایہ ہیں تاہم باہمی محنت و کاوش سے جماعتی تنظیم و قیادت پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ادب و احترام کی فضا کو قائم رکھنا ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ بڑی دلچسپ اور حقیقی مثالیں دیتے ہوئے انہوں نے جہد مسلسل کی ترغیب دی اور قیادت پر مکمل اعتماد کی بھرپور تلقین کی۔ اس موقع پر مولانا فیض الرحمن راسخ، چوہدری محمد سلیم کھجائی، قاری احسان اللہ، مولانا قاری زبیر احمد، قاری عدیل ہاشمی، قاری فیاض الرحمن، سید مہر شاہ بخاری، حافظ شبیر احمد چٹھہ، حافظ محمد عمر سلتی، حافظ لقمان احمد، قاری ثناء اللہ، مولانا محمد عبداللہ اور دیگر علماء نے کرام و ذمہ داران موجود تھے۔

مجاہد ملت محترم جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کی دعا کے ساتھ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

سینیئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ گجرات میں

۱۷ فروری ۲۰۱۷ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر

جامع مسجد مدنی اہل حدیث رائیوال سیدان گجرات میں جناب سید الطاف الرحمن شاہ صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ کنونشن کا آغاز حافظ محمد ابراہیم طیب صاحب کی تلاوت اور حافظ محمد عبداللہ انعام محمدی صاحب کی حمد و نعت کے ساتھ کیا گیا۔ جس میں مولانا حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا محمد نعیم بٹ سینیئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا حافظ محمد ابراہیم محمدی سینیئر نائب صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب، حافظ محمد کاشف عارف شیخ پوری نائب ناظم نشر و اشاعت اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کی خصوصی آمد ہوئی۔ مرکزی قائدین کی موجودگی میں ضلع گجرات کے کثیر تعداد میں علماء کرام اور کارکنان اہل حدیث یوتھ فورس نے امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کے فضل و کمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علامہ احسان الہی ظہیر شہید اپنے غیر ملکی دوروں پر جانے کے لیے علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے جایا کرتے تھے۔

علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب وہ شخصیت ہیں جن کو امام کعبہ ذاکر حافظ عبدالرحمن اہلسید اور امام حرم اشباح خالد غامدی اپنے باپ کی حیثیت دیتے ہیں۔ علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے جس کو اللہ تعالیٰ عزت عطا کرے اس سے کوئی جھین نہیں سکتا۔ جو لوگ علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کی مخالفت اور بغاوت کر رہے ہیں وہ صرف اپنی ذات کو اونچا کرنے کے لیے کر رہے ہیں اور یہ لوگ اصلی راستے سے ہٹ چکے ہیں۔ ہم باغیوں کی بغاوت کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور ان لوگوں کا ہر لحاظ سے مقابلہ کریں گے۔ علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر ہیں اور مرکزی جمعیت اہل حدیث وہ جماعت ہے جس کا وجود پوری دنیا کے ہر ملک میں موجود ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی محبت اللہ تعالیٰ نے عربوں کے دلوں میں ڈال

آزمائش مراد لیا گیا ہے۔ سیدنا ابوبکرؓ نے اس آزمائش کی نسبت شیطان کی طرف اس لیے کی کہ اس نے آپ کو دوران بیماری کی طرح سے بہکانے کی کوشش کی۔ (تفسیر ابن کثیر)

۳۔ آنحضرت ﷺ کی فاتحانہ لحاظ میں بھی

اظہار فرماتی

بحیثیت فاتح بڑے بڑے جرنیل، نکاثر اور سپہ سالار طاقت کے نشے میں اعتدال اور انصاف کا دامن اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھے ہیں فتح سے سرشار مظلوم لوگوں کے خون کی ندیاں بہا دیتے ہیں اور وحشت ناک کی ایسی مثالیں قائم کرتے ہیں کہ وہ درندگی کو بھی مات دے دیتے ہیں۔ ان کے ہاں انسان کی قدر و قیمت کسی آوارہ اور پلید جانور سے بھی کم تر ہو جاتی ہے لیکن عبودیت یہاں بھی بندے کو خود پر کنٹرول رکھنے کا درس دیتے ہوئے شرف انسانیت کے تقاضوں کو برقرار رکھنے اور جوابدہی کے تصور کو ذہن نشین کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ چنانچہ ایسے لحاظ میں پیغمبر کائنات محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔ ذرا فتح مکہ کے مناظر کو تصوراتی دنیا میں لے آئیں جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو فتح مبین کی خوشخبریاں سنا رہے ہیں جبکہ آپ راستے میں سورۃ فتح کی تلاوت کر رہے ہیں۔ لیکن جب مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو آپ کا سر مبارک تواضع سے اس قدر جھکا ہوا ہے کہ آپ کی ریش مبارک کباد سے لگ رہی تھی۔ اور سواری پر اپنے ساتھ کسی رائیں زادے کو بیٹھانے کی بجائے ایک غلام کے بیٹے سیدنا اسامہ بن زیدؓ کو بیٹھایا ہوا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے الفاظ سے رطب اللسان ہوتے ہوئے فرما رہے ہیں:

[الحمد لله الذي نصر عبده وانجز وعده وهزم الاحزاب وحده] (سیر اعلام النبلاء)
"کہ تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اپنا وعدہ پورا کیا اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی۔ یہاں آپ نے اپنے اسلحہ، فوج، جنگی حکمت عملی تیروں اور تلواروں کو نہیں بلکہ بندگی کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس فتح اور کامرانی کا موجب صرف ایک اللہ واحد کو ٹھہرایا۔"

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی کا درس قرآن!

22 مارچ 2017ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامعہ ابوہریرہ غلہ منڈی رینالہ خود ضلع اوکاڑہ میں مرکزی ناظم تعلیمات پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی صاحب درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔ احباب جماعت شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ادارہ)

الصلوة خیر من النوم

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جناب مولانا ابراہیم خلیل

امیر المؤمنین فارمہ عمر ان يجعلها في نداء الصبح [امام مالک کو پہنچا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مؤذن آیا نماز صبح کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پس کہا اس نے الصلوة خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر المؤمنین۔ تو حکم کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو کہہ کر اس کلمہ صبح کی اذان میں۔

اب علامہ وحید الزمان نے جو کچھ اس پر لکھا ہے ملاحظہ کیجیے:

”اس اثر کو امام دارقطنی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن سے کہا کہ جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کی اذان میں تو کہہ بعد اس کے ”الصلوة خیر من النوم“ دوبار۔“ آگے لکھتے ہیں:

”یہ جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مؤذن سے کہا کہ اس کلمہ صبح کی اذان میں کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہیں ہے

اور مکرر رکھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بعد اذان کے۔ یہ کلمہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایجاد نہیں کیا بلکہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں بھی نماز فجر میں یہ کلمہ کہا جاتا تھا۔ چنانچہ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کہ

وہ آئے رسول اللہ ﷺ کو خبر کرنے کے لیے صبح کی نماز کے لیے تو لوگوں نے کہا کہ آپ سورہ ہیں تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ”الصلوة خیر من النوم“ بعد اس کے یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر میں اور ایسا ہی نبی کریم ﷺ کے سامنے حنین کے روز جب میں پہنچا حی علی الفلاح پر تو فرمایا آپ ﷺ نے ملا دے اس کے ساتھ الصلوة خیر من النوم۔“ (موطا مترجم صفحہ ۳۸)

مزید ملاحظہ کیجیے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے موطا امام مالک کی فارسی زبان میں مصنفی کے نام سے شرح لکھی ہے جس میں اس حدیث کے درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

[خبر رسید بما لک کہ مؤذن آمد پیش عمر بن الخطاب خبر میکرو او را برائے نماز صبح۔ پس یافت او را بخواب رفته پس گفت نماز بہتر است از خواب

اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ ابن ہمام کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ مولانا عبید اللہ مبارک پوری اپنی شرح مرعات الفلاح میں کہتے ہیں [قال الحديث ان لم يكن صحيحاً فلا ينحط عن درجة الحسن] مولانا عبید اللہ مبارک پوری مزید لکھتے ہیں: [قلت والمراد في حديث بلال هذا هو قول المؤذن في اذان الفجر «الصلوة خیر من النوم»] مزید لکھتے ہیں: [قال الجزري هو قوله «الصلوة خیر من النوم» وانه مخصوص به ومحل هذا القول هو بعد بعد قوله «حي على الفلاح» كما تقدم في حديث ابي

گذشتہ دنوں ایک ہفت روزہ اخبار ”نور خیا“ جس کے ایڈیٹر محمد ابرار ظہیر صاحب ہیں پڑھنے کا موقع ملا۔ اس اخبار میں ایک مضمون سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور دوسرا مضمون جس کے محرر جناب جاوید چوہدری صاحب ہیں بعنوان ”اصل سکندر اعظم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ“ نظر سے گذرے۔ ماشاء اللہ دونوں مضامین میں خوب سے خوب تر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لکھنے والوں کے قلم میں اور روانی عطا فرمائے۔ آمین!

میں ان سطور میں صرف جاوید چوہدری صاحب کے ایک فقرہ کی درستی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دیگر ناواقف لوگوں کی طرح وہ بھی اس میں غلط فہمی کا

درحقیقت یہ غلط فہمی شیعہ صاحبان کی پھیلائی ہوئی ہے اور وہ اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے آپ کو بدعت کا جاری کنندہ ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے اس غلط فہمی کو ”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں الصلوة خیر من النوم“ کا اضافہ کر دیا۔“

محذوۃ [”یہ حدیث فجر کی اذان میں مؤذن کے کلمہ الصلوة خیر من النوم کہنے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے یہ کلمہ فجر کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کا محل حی علی الفلاح کے بعد ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو محمد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔

نیز اس پر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ علامہ مبارک پوری لکھتے ہیں: [وخصص به الفجر لكونه وقت نوم وراحة وغفلة] یعنی ”صبح کی اذان میں اس لفظ کو مخصوص کیا گیا ہے کیونکہ یہ وقت نیند آرام اور غفلت کا وقت ہے۔“

جس روایت سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی اب وہ مع ترجمہ و تشریح پڑھیے وہ اس طرح ہے: [مالك بلغه أن المؤذن جاء عمر بن الخطاب يخبره لصلوة الصبح فوجده نائماً فقال الصلاة خیر من النوم یا

کی پھیلائی ہوئی ہے اور وہ اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے آپ کو بدعت کا جاری کنندہ ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے اس غلط فہمی کو عام کرنے کے لیے موطا امام مالک کی ایک روایت کا سہارا لیا ہے۔ کچھ لوگ معلومات کی کمی کی وجہ سے ان سے مرغوب ہو جاتے ہیں اور خاموشی سے سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بات درست ہوگی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ کتب حدیث میں سیدنا ابو محمد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ملتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ [عَلَّمَنِي سُنَّةَ الْآذَانِ] کہ مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے۔“ آپ ﷺ نے ان کو اذان کا طریقہ سکھایا اور آخر پر فرمایا: [لَئِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ] یعنی ”جب صبح کا وقت ہو تو اذان میں تو کہے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ [نماز نیند سے بہتر ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ امام نووی نے

صاحب السید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ! جمعین!
حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی سے شاگردی کا مسئلہ:

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی نے ۱۲۵۸ھ میں
حرمین شریفین ہجرت کی تو ان کی مسند پر ان کے تلمیذ رشید
مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی جانشین ہوئے اور مکمل ۱۲
سال تک دہلی میں علوم اسلامیہ کی تدریس فرمائی۔

علمائے تقلید نے اپنے تقلیدی تعصب کی بنا پر یہ
پروپیگنڈا شروع کیا کہ مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی
حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کے باقاعدہ شاگرد نہ تھے بلکہ
تبرکاً صرف حدیث کی سند حاصل کی تھی۔ ان کے باقاعدہ
شاگرد مولانا شاہ عبدالغنی مجددی بن مولانا شاہ ابوسعید مجددی
تھے لیکن علمائے اہل حدیث کا موقف ہے کہ مولانا سید محمد
نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ حضرت شاہ محمد اسحاق
دہلوی کے باقاعدہ شاگرد تھے اور ۱۳ سال ان کی خدمت
میں رہے۔

جن علمائے کرام اور مصنفین نے ان کی شہادت اپنی
کتابوں میں دی ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمہ
اللہ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کے باقاعدہ شاگرد
تھے اور ان کی خدمت میں ۱۳ سال رہے ان کے اسمائے
گرامی مدہ ان کی کتابوں اور حوالہ جات کے درج ذیل ہیں:

”الحیاء بعد الحماء“ از مولانا شیخ محمد تھانوی
”الحیاء بعد الحماء“ از مولانا احمد علی سلیمان پوری
”تذکرہ علمائے ہند“ از مولوی رحمان علی بریلوی
حیات ثبلی از مولانا سید نواب صدیق حسن خاں
مقدمہ غایۃ المقصود از مولانا شمس الحق عظیم آبادی
تذکرہ علمائے حال از مولانا محمد ادریس گرامی
زبیرہ الخواطر از مولانا حکیم سید عبداللہ الحسنی
مقدمہ تحفۃ الاحوذی از مولانا عبدالرحمن مبارکپوری
مقدمہ انوی شرح موطا از مولانا عبید اللہ سندھی
حیات شعبی از مولانا سید سلیمان ندوی
مقالات سلیمان از مولانا سید سلیمان ندوی
سیرت ثنائی از مولانا عبدالجلیل خادم سوہدروی
تراجم علمائے حدیث ہند از مولانا ابوبکی امام خاں نوشہری
ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات از مولوی ابوبکی
امام خاں نوشہری
موج کوثر از شیخ محمد اکرام

شیخ اکمل سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

جناب عبدالرشید عراقی

بھائیوں کے علاوہ آپ کے دونوں نواسے شاہ محمد اسحاق
شاہ محمد یعقوب اور آپ کے بیٹے شاہ محمد اسماعیل شہید
دہلوی مولانا عبدالحی بڑھانوی دوسرے بیٹے شاہ مخصوص
اللہ بن شاہ رفیع الدین مفتی صدر الدین آزرہ دہلوی
مولانا سید عبدالخالق دہلوی مولانا خرم علی بلدری مولانا
حسین احمد لیج آبادی مولانا شاہ فضل رحمان گنج مراد آبادی
اور کئی اساطین فن شامل ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی وفات اور مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی کی جانشینی:

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ۱۲۲۹ھ میں
وفات پائی تو مسند ولی اللہی دہلوی پر ان کے نواسہ حضرت
شاہ محمد اسحاق دہلوی بن مولانا محمد افضل فاروقی براجمان
ہوئے۔ حضرت شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ جلیل القدر عالم دین
اور محدث تھے۔ درس و تدریس کا انہیں ملکہ حاصل تھا۔
بقول علامہ سید سلیمان ندوی:

”اللہ تعالیٰ نے ان کے درس میں خاص برکت عطا
کی تھی ان کی ساری زندگی قرآن و حدیث کی تدریس میں
بسر ہوئی ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے ذی وقار محدثین
کرام اور صاحب علم و فضل علمائے کرام شامل ہیں۔
حضرت شاہ محمد اسحاق نے ۱۲۵۸ھ میں حرمین شریفین ہجرت
کی اور ۱۲۶۲ھ میں مکہ مکرمہ میں رحلت فرمائی اور جتہ
المعلیٰ میں دفن ہوئے۔

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی کے تلامذہ میں چند
ایک نامور تلامذہ حسب ذیل ہیں:

مولانا شاہ محمد عمر بن مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید
دہلوی مولانا شیخ محمد تھانوی مولانا شاہ عبدالغنی مجددی
مولانا احمد علی سلیمان پوری نواب صدر الدین خان دہلوی
نواب قصب الدین خاں دہلوی مولانا عبدالقیوم
بڑھانوی مولانا عالم علی مراد آبادی اور شیخ اکمل میاں

۱۱۳۲ھ حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی حرمین
شریفین تشریف لے گئے اور ۱۱۳۵ھ میں تین سال کے
قیام کے بعد واپس ہندوستان تشریف لائے۔ حرمین
شریفین کے تین سالہ قیام میں آپ نے شیخ ابوطاہر انکروی
(م ۱۱۳۵ھ) مقیم مدینہ النبی سے صحاح ستہ و موطا امام
مالک و مسند الداری اور کتب احادیث پڑھیں اور سند
و اجازت حاصل کی۔

حرمین شریفین سے واپسی کے بعد حضرت شاہ ولی
اللہ نے اپنے آبائی مدرسہ رحیمیہ (دہلی میں جو آپ کے
والد محترم شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۲۱ھ) نے ۱۰۷۰ھ
میں قائم کیا تھا) تدریس شروع کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ سے بے شمار علماء کرام نے
استفادہ کیا جن میں ان کے صاحبزادگان! علی مقام یعنی
شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) شاہ رفیع الدین دہلوی
(م ۱۲۳۳ھ) شاہ عبدالقادر دہلوی (م ۱۲۳۱ھ) شاہ
عبدالغنی دہلوی (م ۱۲۲۷ھ) کے علاوہ مولانا قاضی ثناء اللہ
پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) اور دوسرے کئی نامور اساطین فن
شامل تھے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے ۱۱۷۶ھ میں رحلت
فرمائی۔

شاہ ولی اللہ کے جانشین:

شاہ ولی اللہ دہلوی کے بعد مسند ولی اللہی دہلوی
کے جانشین آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ
عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) ہوئے اور ان کے معاون
آپ کے بیٹوں بھائی حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی
حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی
تھے۔ لیکن یہ بیٹوں بھائی حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی
زندگی میں انتقال کر گئے اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی
نے ۱۲۳۹ھ میں وفات پائی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے تلامذہ کی تعداد
بہت زیادہ ہے۔ مشہور تلامذہ میں آپ کے بیٹوں

رحیم آبادی مولانا عبدالباق عمر پوری مولانا امیر حسن سہوانی مولانا امیر احمد سہوانی مولانا محمد بشیر سہوانی مولانا محمد سعید محدث بنارس مولانا ابوالقاسم بنارس مولانا عبد السلام مبارکپوری مولانا عبدالرحمن محدث مبارک پوری مولانا ابوالکلام محمد علی منوی مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری مولانا عبدالحلیم شرر مولانا عبدالحی الحسنی مولانا عبدالحق حقانی مولانا حافظ نذیر احمد خاں دہلوی مولانا ثناء اللہ امرتسری مولانا امیر علی طبع آبادی مولانا شاہ معین الدین پہلوی مولانا عبدالقواب ملتانی مولانا ابوالحسن سیالکوٹی مولانا محمد بن غلام رسول سورتی مولانا احتشام الدین مراد آبادی مولانا حافظ نور محمد بن بارک اللہ لکھنوی مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (بہ تعداد ۴۲)

وفات:

حضرت میاں صاحب نے ۱۰ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ نماز مغرب کے بعد رحلت فرمائی۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے ان کے پوتے مولانا عبد السلام دہلوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور شیدی پورہ کے قبرستان میں اپنے اکلوتے بیٹے مولانا سید شریف حسین دہلوی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! عمر سو سال تھی۔ (دبستان حدیث: ۹۵)

اعتراف عظمت:

حضرت میاں صاحب کے علم و فضل اور تبحر علمی کا اعتراف ان کے معاصرین اور تلامذہ نے کیا ہے۔ مولانا قاضی بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ غایۃ الکلام میں فرماتے ہیں:

لَزِنْدَةِ الْمُتَكَلِّمِينَ عَمَلَةُ الْمُحَدِّثِينَ مِنْ

أَوَّلِيَاءِ عَصْرِهِ وَأكَابِرِ عُلَمَاءِ دَهْرِهِ

سید نذیر حسین دہلوی:

شیخ احمد بن احمد بن علی التونی المغربي فرماتے ہیں:

[لا يوجد مثله في الارض]

(تراجم علمائے حدیث: ۱۵۵)

شیخ الحدیث/فاضل مدرس کے ضرورت مند متوجہ ہوں

○ ایک حافظ قرآن فاضل علوم عربیہ اسلامیہ کہنے مشق فاضل مدرس شیخ الحدیث امام و خطیب کے ضرورت مند برائے تعلیم طلبہ و طالبات درج ذیل پتہ اور فون نمبر پر فوری رابطہ کریں۔

عبدالحق محمدی معرفت اقبال میڈیکل سنٹر دیوان باغ ملتان

0308-5602830

انما الاعمال بالنیات ہی کو ۲۷ روز میں پڑھاتا تھا مگر اب وہ زمانہ گیا بلکہ اب تو ہتھیلی پر سروسں بجاتا ہوں۔ یہ بھی فرمایا کرتے کہ ”میں نے صحاح ستہ کو گلستان بوستان کر دیا ہے۔“ علامہ عینی شارح ہدایہ بخاری جیسے شخص کا ذکر آتا تو فرمایا کرتے ”ان کو خود اپنے گھر کی خبر نہیں۔“ ہدایہ کی نسبت فرمایا کرتے ”پہلے جو عالم ہدایہ کا درس دیتا تھا تو اس کے گھر میں ہجوم لگا رہتا۔ سنو صاحب میں نے اسے کرمیاں مامقیمیاں بتا دی۔ (تراجم علمائے اہل حدیث ہند)

تلامذہ:

جس شخص نے ۶۲ سال تک تدریس فرمائی ہو اس کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں۔ چلا یہ علم جنود ربک الا ہو۔ تاہم مولانا فضل حسین بہاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الحیاء بعد الماتہ میں پانچ سو تلامذہ کے نام لکھے ہیں جن کا تعلق ہندوستان کے تمام صوبوں سے تھا۔ ہندوستان کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کے بے شمار حضرات نے حضرت میاں صاحب سے اکتساب فیض کیا جن کی کچھ تفصیل مولوی ابوبکری امام خان نوشہروی نے اپنی کتاب ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات صفحہ ۲۱ پر دی ہے:

تیمر کا حضرت میاں صاحب کے چند مشہور و معروف تلامذہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

مولانا حافظ ابراہیم آروی مولانا رفیع الدین شکرانوی قاضی علاء محمد خان پشاور مولانا حافظ عبداللہان محدث وزیر آبادی مولانا عبدالوہاب صدیقی دہلوی مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی مولانا قاضی محمد یوسف خان پوری مولانا محمد رمضان پشاور مولانا غلام رسول قلعوی مولانا شمس الحق عظیم آبادی مولانا سید عبداللہ غزنوی مولانا سید عبدالباق غزنوی مولانا سید عبدالاول غزنوی مولانا عبدالحمید سوہدروی مولانا سید شریف حسین دہلوی مولانا عبد السلام دہلوی مولانا فقیر اللہ مدرسی مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی مولانا سلامت اللہ جراج پوری مولانا محمد حسین پٹالوی مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی مولانا وحید الزمان حیدر آبادی مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی مولانا سید احمد حسن دہلوی مولانا عبدالعزیز

دلی اور اصحاب دلی از مولوی بشیر احمد دہلوی اتحاد الہدیہ فیما یتحتاج الیہ الفقہ از مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

بہار شاہ الفرقان لکھنؤ از مولانا نسیم احمد امروہی تاریخی مقالات از پردیسر خلیق احمد نظامی تاریخ اہل حدیث از مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولوی نذیر احمد دہلوی احوال و آثار از ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کی علمی خدمات از محترمہ ڈاکٹر ثریا ڈار صاحبہ

بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد از سید رئیس احمد جعفری ندوی تحریک اہل حدیث کے تلامذہ کے تلامذہ قاضی محمد اسلم حنیف فیروز پوری

دبستان حدیث از مولانا محمد اسحاق بٹھی (حیات نذیر مرتبہ عبدالرشید عراقی) مولوی ابوبکری امام خان نوشہروی کی تحریر:

مولوی ابوبکری امام خان نوشہروی لکھتے ہیں کہ ”شاہ اسماعیل شہید کے اس مسابقت الی الجہاد و فوز پر شہادت کے بعد دہلی میں الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب کا قیضان جاری ہو گیا۔ جن سے شیخ اکل میاں صاحب السید نذیر حسین محدث دہلوی مستفیض ہو کر دہلی ہی کی مسند تحدیث پر متمکن ہوئے۔“ (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات)

حضرت میاں صاحب نے اپنی ۶۲ سالہ درس حدیث کی وجہ سے ”شیخ اکل“ کا لقب حاصل کیا۔ صاحب تراجم علمائے حدیث ہند مولوی ابوبکری امام خان نوشہروی لکھتے ہیں کہ

”اپنے استاد اور دہلی کے بے تاج بادشاہ الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب کی ہجرت کے بعد میاں صاحب نے دہلی میں ہی مسجد اورنگ آبادی میں مستقل درس قائم کیا جہاں ۱۲۷۰ھ تک جملہ علوم و فنون کی کتابیں بلا استثناء پڑھاتے لیکن بعد میں صرف تفسیر حدیث و فقہ پر انحصار رکھا۔ اب صحاح ستہ اور جلالین پورے ایک سال میں ختم کرتے اور فرمایا کرتے کہ ”میں پہلے حدیث



بسم اللہ

ایک اور تقسیم:

اسماء حسنی کے بارے میں درجات تعطیل:

۱۔ پہلا قول..... کہ اللہ کا کوئی نام نہیں رکھا جاسکتا۔

(نوٹ: محض نفی پر اختصار کیا جائے اور کسی نام کا اثبات نہ کیا جائے۔

ب: تسمیہ میں نہ اثبات کیا جائے اور نہ نفی کی جائے۔

ج: اثبات نفی دونوں سے سکوت کیا جائے۔

ح: تمام اقوال کو درست قرار دیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک اور مسلک بھی ہے جس میں غلو کی انتہا پائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اثبات میں موجودات سے تشبیہ ہے اور نفی میں معلومات سے تشبیہ ہے۔ (مجموع الفتاویٰ)

اس کے علاوہ ان معطلہ میں ایک اور قول بھی چلتا ہے کہ اللہ رب العزت کے صرف اور صرف دو نام ہیں ”الخالق“ اور ”القادر“۔ امام ابن تیمیہؒ نے اسے جہم اور ان جیسوں کا قول قرار دیا ہے۔ ابن حزمؒ کی موافقت معطلہ کے ساتھ اس طرح سے ہے کہ اسماء حسنی بمنزلہ اسماء اعلام کے ہے۔ (یعنی کسی شے پر دلالت نہیں کرتے) (الفصل۔ درء التعارض العقل والقل)

ایک اور تقسیم:

۱۔ تمام صفات کی نفی کرنے والے

۲۔ صرف ان اختیاری صفات کی نفی کرنا جن کا تعلق مشیت سے ہے۔

ان کے متعلق یہ واضح کرنا انتہائی ضروری ہے کہ یہ سب کے سب صفات ثابت نہیں کرتے بلکہ یہ ان کی تعطیل کے اسباب اور انکار کرنے کے طریقے ہیں۔ اور ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

۱۔ غلاۃ المعطلہ ۲۔ المسرہۃ۔ مسرہۃ کے معنی ہیں کہ ہر حال میں نفی کرنے والے ہیں ان کی کچھ درجہ بندی کی جاسکتی ہے:

اس ضمن میں سب سے پہلے اہل علم کی اس مسئلہ کے متعلق تقسیمات قابل غور ہیں۔ اس تقسیم میں ہم سب سے زیادہ رہنمائی جناب امام ابن تیمیہؒ سے حاصل کریں گے کیونکہ جمہیت اور تعطیل کا تعلق بہت گہرا ہے۔ یعنی لازم و ملزوم والا لہذا اس انداز سے ابتداء کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ عموماً اہل اسماء و صفات اس تقسیم کی طرف زیادہ متوجہ ہیں۔

۱۔ تمام اسماء اور صفات کی نفی کر دی جائے

یہ جمہیت کا قول ہے اسی طرح سے فلاسفہ کا بھی جیسے فارابی ابن سینا ابن عربی ابن سبعین ابن الفارض وغیرہ۔ (مجموع الفتاویٰ)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اس بابت رقم طراز ہیں: ”تجیم خالص اسماء اور صفات کی نفی کرتا ہے جیسا کہ جہم اور غالی ملاحظہ سے منقول ہے۔“ (النبات: ۱۹۸)

۲۔ محض صفات کی نفی کرنا یا اسماء کی نفی کرنا

یہ معتزلہ کا قول ہے اور اسی کی موافقت کی ہے ابن حزم الظاہری نے۔ (درء التعارض العقل والقل) اسی میں زید بن الرافضہ الامامیہ اباضہ داخل ہیں۔ (المنیہ والائل)

۳۔ اسماء کا ثبوت اور بعض صفات کا ثبوت اور بعض کی نفی کرنا

کلامیہ اور قدیم اشاعر یہ اسماء کو ثابت کرتے ہیں اور ان صفات کو ثابت کرتے ہیں جو صفات (غیر اختیاری) مستحیلہ (سلبیہ) ہیں یعنی (صفات الاختیاریہ) کو ثابت نہیں کرتے۔ (مجموع الفتاویٰ)

جبکہ متاخر اشاعر یہ اور ماترید یہ اسماء کو ثابت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ سات صفات کو بھی ثابت کرتے ہیں۔ جبکہ بعض ماترید یہ آٹھ صفات کو ثابت مانتے ہیں۔ (تختہ المرید: ص ۶۳)

پہلا درجہ..... المکذبة النقاۃ..... جمہیت اور بعض فلاسفہ (مجموع الفتاویٰ)

دوسرا درجہ..... المتجاهلۃ الواقفۃ..... جیسے قرامطیہ (شرح العقیدہ الاصفہانیہ)

تیسرا درجہ..... المتجاهلۃ اللادریۃ..... (الصفاۃ) چوتھا درجہ..... اہل وحدۃ الوجود..... جیسے ابن عربی (بنیۃ الرداد)

ابن حزمؒ کے صفات باری تعالیٰ میں موقف اختیار کرنے کے وجہ میں سے ایک وجہ وہ اپنی کتاب (الفصل) میں بیان کرتے ہیں:

لو اما اطلاق لفظ الصفات لله تعالى عز وجل فمحال لا يجوز لان الله تعالى لم ينص قط في كلامه المنزل على لفظه الصنات ولا على لفظ الصفة ولا حفظ عن النبي ﷺ بأن الله تعالى صفة أو صفات نعم ولا جاء قط ذلك عن أحد من الصحابة رضی اللہ عنہم ولا عن أحد من خيار التابعین ولا عن أحد من خيار التابعین ومن كان هكذا فلا يحل لأحد ان ينطق به۔

خلاصہ کلام:

”ان کا دعویٰ یہی ہے کہ اس کا استعمال (یعنی لفظ صفت یا صفات کا استعمال) قرآن و سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا خيار تابعین سے ثابت نہیں لہذا اس کا استعمال جائز نہیں۔“

جناب محقق محمد ابراہیم الریحان ابن تیم الظاہری فرماتے ہیں:

لوصف الرجل والعالم بأنه من فرقة ما او على مذهب يجب ان يكون لعلمه بأصول تلك الفرقة وذلك المذهب فإن عاملا بأصولهم: كان منهم وإن كان مخالفا لأصولهم: فليس منهم لكن قد تحصل موافقة من الرجل لقول غيره وإن اختلفت الأصول وهذا الامر لا ينبغي التنازع فيه۔

”عام بھی کسی مذہب یا فرقہ کی طرف منسوب ہوگا جب اس کا عمل اس فرقہ اور مذہب کے اصولوں پر

تبصرہ کتب

فطرت کا تقاضا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے میاں بیوی کے تعلقات میں درازیں و النایشیطانی جیلوں کا محبوب مشغلہ ہے۔ انسانی زندگی میں ایسے بھی حالات آ جاتے ہیں کہ زوجین کا اکٹھا رہنا مشکل یا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات کے لیے طلاق یا خلع کی اجازت دی گئی ہے اس کے صحیح اصول و ضوابط اس کتاب میں واضح کیے گئے ہیں۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ دنیا کی ضروریات یعنی بنیادی معلومات سے بھی اکثر لوگ آشنا نہیں ہوتے ان کے لیے ایسی مختصر کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔ اسی طرح سید سابق مصری کی فقہ السنہ کی کتاب النکاح و الطلاق کا مطالعہ بھی اس موضوع پر بہت مفید ہے جس کا راقم الحروف نے اردو ترجمہ کیا ہے اور یہ کتاب خاندانی نظام کے نام سے مطبوع ہے۔

ہاشمی صاحب نے اس امر پر بھی خاصی توجہ دلائی ہے کہ پہلی اور دوسری طلاق کی عدت میں اگلی طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک رجوع نہ ہو یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اس موقف کے برعکس نقطہ نظر کے حامل علماء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لیے نفع بخش فرمائے۔ آمین!

ہم کتاب: نکاح اور طلاق کے اصول و ضوابط

مدیر اعلیٰ: محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

صفحات: ۸۰ صفحات سائز: میڈیم

ناشر: سلفی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حسین خانوالہ

بھٹارہ تحصیل ضلع قصور

تبصرہ نگار: جناب حافظ محمد اسلم شاہد روتی

جناب محمد احسان الحق شاہ ہاشمی جماعت اہل حدیث کے ایک مدبر و مفکر مولانا فضل حق ہاشمی (یارو خیل) ضلع میانوالی کے فرزند ارجمند ہیں متعدد کتب کے مصنف ہیں ان کے انگریزی مضامین بھی زیر طبع ہیں۔ اخبارات جرائد اور دینی مجلات میں ان کے مضامین بکثرت شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے شائع شدہ مضامین کی تعداد ۶۵ سے زائد ہے اور بعض کتب بھی زیر طبع ہیں۔ جناب احسان الحق شاہ صاحب کا موضوع عموماً وہ دینی معاملات ہیں جو انسان کی خانگی زندگی اور معاشرتی معاملات سے متعلق ہیں۔ عبادات کے فروعی مسائل پر بھی ان کی خاص نگاہ ہے گویا اس میدان میں بھی وہ اپنی تحقیق قارئین تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب کا موضوع نکاح اور طلاق کے اصول و ضوابط ہے نکاح انسانی زندگی کا اہم حصہ ہے یہ انسانی

ہو اگر وہ ان کے اصولوں کے مطابق ہے تو ان میں شمار کیا جائے گا اور اگر ان کے اصولوں کے مخالف ہوگا تو ان سے شمار نہ ہوگا۔ کیونکہ بندہ کی موافقت بسا اوقات غیر کے قول سے ہو جاتی ہے اگرچہ اسی جزئی موافقت کے باوجود اصولوں میں ان سے اختلاف رکھتا ہو اور یہ ایسی بات ہے جس پر تنازع مناسب نہیں۔

مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ابن حزمؒ نے تو سب سے پہلے جمہیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا اور ان کے عقلی دلائل کی دجیاں نکمیر دیں۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ صفات کے مسئلہ میں انہوں نے جمہیہ کی موافقت کی ہے تو آئیں اس کا بھی جائزہ لیتے ہیں۔

ابن حزم کا موقف ابھی ہم پہلے ذکر کر رہے ہیں کہ وہ یہ نہیں کہتے کہ لفظ (الصفہ) کا اطلاق اس لیے جائز نہیں کیونکہ اس سے تعدد لازم آتا ہے جیسا کہ جمہیہ کا موقف ہے کیونکہ انہوں نے صفات کو معطل کیا ہے نہ کہ محض لفظ کو۔ نہ تو ابن حزم کا قول جمہیہ کا قول ہے اور نہ ہی جمہیہ کا قول ابن حزم کا قول ہے۔

ابن حزم کا انکار:

وہ اس بات کے انکاری ہیں کہ (اللہ کے اسماء اس کی ذات کی صفات سے مشتق ہیں۔)

اسی بناء پر اعلم القدرة، القوة اور الکلام صفات کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو ارادہ، سمع، بصر اور حیا کا اطلاق کرتا ہے وہ ان سے صفات مراد لیتا ہے اور اس بات سے انکاری ہیں۔ جہاں تک حدیث والی بات ہے ہماری مراد بخاری کی روایت جس میں ہر رکعت کی قراءت کے آخر میں ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھنے کا ذکر ہے ابن حزمؒ اس کی تصحیح کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ یعنی ایک راوی کی وجہ سے اور وہ اس روایت کے ضعیف ہونے کے قائل ہیں۔ یہ بحث صفات کی بحث سے نکل کر علوم الحدیث میں داخل ہو جاتی ہے۔

ہم یہاں دو تورا محمد بن ناصر الحمد کے رسالہ اربعین حزم و موقفہ من الالہیات عرض و نقد، جلعہ ام القری ۱۴۰۶ھ خلاصہ میں سے ایک نکتہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

ترقیم نمبر ۴ کے تحت بیان کرتے ہیں کہ ابن حزمؒ اسماء کے اثبات میں معتزلہ کے موافق ہیں ان کے الفاظ ہیں: اسمی الله بهما نفسه مجرداً مگر وہ ان کو مجرد محض تسلیم کرتے ہیں اور ان سے صفات کا اشتقاق تسلیم نہیں کرتے۔ ابن حزمؒ قرآن مقدس کی آیت جس میں لفظ

کہ لولیس بالقوی قد ذکرہ بالتخلیط یحیٰ و احمد بن حنبل [(افصل فی السمل)]

بلکہ قرآنی دلیل کی بابت ان کے الفاظ ہیں: لفانکر

اللہ تعالیٰ اطلاق الصفات جملة [(حوالہ سابق)]

اب ان کا دعویٰ کہ صحابہ کرام علیہم السلام تابعین اور تبع

تابعین سے اس یعنی لفظ (الصفہ) یا (الصفات) کا شرعی

استعمال ثابت نہیں۔ مطلب وہ اس کے اطلاق کے قائل ہیں۔

اس کے رد کے لیے کافی ہے کہ صحابہ تابعین اور

رجال سلف سے اجماعاً یہ ثابت ہے کہ وہ (صفات اللہ) اور

(ما وصف اللہ بہ نفسه) کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں بلکہ

بہت سے صحابہ اور تابعین سے یہ چیز صراحتاً ثابت ہے۔

اس عبارت کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے:

[یکفی إجماع الصحابة والتابعین ورجال

سلف..... الخ]

سبحان ربك رب العزة عما یصفون﴾ کی بابت ان

کے اس موقف کو نظر انداز کرتے ہیں کیونکہ وہ بیان کرنے

کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ:

[ولا جاء قط ذلك عن أحد من الصحابة

ولا عن أحد من خيار التابعین ولا عن

أحد من خيار تابعی التابعین ومن كان

هكذا فلا یحل لأحد ان یطلق به ولو قلنا

أن الإجماع قد تیقن علی ترك هذه اللفظة

لصدقنا فلا یجوز القول بلفظ الصفات ولا

اعتقاده بل هی بدعة منكرة] (ابن حزم)

ایک بار پھر بخاری والی روایت کی بابت بات کو

کھل کرنا چاہتے ہیں کہ ابن حزمؒ اس کو محسوس کرتے ہیں

کہ اس روایت میں سعید بن ابی ہلال منفرد ہیں اور سعید کی

اس روایت کی بابت اپنے شک کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے

بات ہے۔“ (ملفوظات احمدیہ طبع چہارم)

اخبار الجماعۃ

اصولۃ خیر من النوم

اے امیر المؤمنین پس امر کرو اور احضرت عمرؓ کہ داخل کد این کلمہ را در اذان صبح۔ آگے لکھتے ہیں:

مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاه کہ مستحب است در بانگ صبح زیادت ”الصلوة خیر من النوم“ دوبار و امام مالک ابتدائے اس کلمہ از حضرت عمرؓ ذکر کرده است و در حدیث ابی حمزہؓ آورده است کہ آنحضرت ﷺ فرمودند فان کان صلوة الصبح قلت الصلاة خیر من النوم الصلاة خیر من النوم واد کہ مؤذن عمر ترک کردہ باشد اس کلمہ را در نفس اذان و بعد ازاں گفتہ پس حضرت عمر امر کرد باذخاں اس کلمہ در نفس اذان تا بر وجہ سنت ادا شود

یہ تو ہیں محدثین کی توضیحات لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شاعر اللہ کے تحفظ میں بہت سخت تھے اسی لیے جب مؤذن نے یہ کلمہ آپ کے دروازہ پر کہا تو آپ نے ناپسند فرمایا کہ یہ کلمہ چونکہ اذان کا حصہ ہے لہذا اس کو وہاں ہی رکھو لوگوں کے دروازوں پر نہ کہو۔

اس بنا پر یہ کہنا کہ اذان میں یہ کلمات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اضافہ کردہ ہیں سراسر غلط اور الزام تراشی ہے حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ و تعلق نہ ہے۔

فری میڈیکل کمپ

© 13 جنوری 2017ء بروز جمعہ کو چک نمبر 88/ML تحصیل کروڑ ضلع ایف میں AYF تحصیل کروڑ کے ذریعہ تمام فری میڈیکل کمپ لگایا گیا جس میں تقریباً 84 مریضوں کا فری چیک اپ کیا گیا اور مریضوں کو دلوائت فراہم کی گئیں۔ چیک اپ جناب ڈاکٹر محمد سعید مرکزی رضما AYF لیہ نے کیا۔ کمپ کی سرپرستی جناب عبدالقیوم سلفی سرپرست AYF لیہ نے کی اور صدارت مولانا عباس فاروقی صدر AYF تحصیل کروڑ اور گرانی قاری عبدالحمید ارشد جنرل سیکرٹری AYF تحصیل کروڑ ضلع لیہ نے کی۔ میزبانی جناب چوہدری عنایت اللہ یار شوز SHON نے کی۔ منجانب محمد وسیم آصف سندھو ناظم نشر و اشاعت AYF لیہ

اجتماع ابنائے دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ راجووال

© شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ کی یادگار ملک کے قدیم اور معروف ادارے جامعہ کمالیہ راجووال میں باہمی ملاقات کے لیے 19 مارچ بروز اتوار 2017ء کو 9 بجے صبح فاضلین دارالحدیث راجووال کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوگا۔ فیض یافتہ ہر قدیم و جدید کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔ تعارفی نشست کے ساتھ ساتھ بزرگ علماء کے علمی، فکری اور تربیتی دروس ہوں گے۔ (رابطہ: عنایت اللہ امین: 0300-7531749)

معروف قلم کار ملک عبدالرشید عراقی کو صدمہ! اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں

© سوہرہ 5 مارچ 2017ء اتوار کے روز ملک کے ممتاز اہل قلم مصنف اور ادیب جناب ملک عبدالرشید عراقی کی اہلیہ محترمہ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم و صلوة کی پابند صابروہ و شاکرہ اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ اللہ پاک ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے مرحوم کی نماز جنازہ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر کے سینکڑوں لوگ شریک ہوئے۔ ادارہ جہاں عراقی صاحب کے اس صدمہ میں شریک ہے وہاں مرحومہ کی مغفرت تامہ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ (ادارہ)

محی حج سینٹر اور نمٹ سے بہتر اور سستا حج دینے کو تیار ہے

© حج آرگنائزر زابیوسی ایشن آف پاکستان (حوپ) کے مرکزی رہنما حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ حج کو نہ کے متعلق مسابقتی کمیشن پاکستان کے مروجہ قوانین سے وزارت مذہبی امور راہ فرار اختیار نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں 70 فی صد اکانومی 20 فی صد اکانومی پلس اور 10 فی صد وی آئی پی پیج ہیں اور ان کے درمیان مقابلے کی ایسی فضا پائی جاتی ہے کہ اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر 12 سال میں یہ کمپنیاں 200 سے بڑھ کر 740 ہو گئی ہیں۔ جن کی کارکردگی سعودی عرب میں خدمات فراہم کرنے والی دنیا بھر کی کمپنیوں میں سب سے بہتر ہے۔ جس کی سعودی حکومت بھی معترف ہے۔ لیکن پاکستان میں ان کی کارکردگی کا اعتراف کرنے کی بجائے ان کے خلاف بے بنیاد و منفی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ لہذا مخالفین سعودی حکومت اور مذہبی امور کے مائنسٹرنگ سیل کی رپورٹ دیکھ لیں۔

حیات سچ

بیت

محترم قارئین! آپ قادیانیوں سے کسی بھی موضوع پر گفتگو کریں گے تو ان کی تان مسئلہ حیات سچ پر ہی ٹوٹے گی۔ جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ ”اڈل تو یہ جاننا چاہیے کہ سچ کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صد ہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس

زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔“ (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن)
”اور سچ موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا ہے جو اسرائیلی نبیوں سے بھی بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ہوتی رہی ہے۔“ (حقیقت الوحی مندرجہ روحانی خزائن)
”ہماری یہ غرض نہیں کہ سچ علیہ السلام کی وفات حیات پر سمجھنے سے سادہ سادہ کر کے بھروسہ ایک ادنیٰ سی

ماہانہ درس قرآن

○ دارالعلوم تقویۃ الاسلام ”مدرسہ غزنویہ“ ۳۰ شیش محل روڈ لاہور میں مؤرخہ 20 مارچ 2017ء بروز پیر بعد نماز مغرب جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ مستورات کے لیے پردہ اور حاضرین کے لیے کھانے کا انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ! شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
الذی الی الخیر: سید جنید غزنوی، مہتمم دارالعلوم

خطبہ جمعہ المبارک

○ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ بل میں 3 مارچ کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا قاری شفیق الرحمن نے اطاعت والدین کے موضوع پر ارشاد فرمایا جسے لوگوں نے بے حد سراہا۔ اسی طرح قاری صاحب مسجد ہذا میں نماز فجر کے بعد درس قرآن بھی ارشاد فرماتے ہیں۔
منجانب: چوہدری عبدالنمان والہ چک ہذا

مجلہ ”اہل حدیث“ کی توسیع اشاعت

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کی توسیع اشاعت میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے امیر جناب مولانا عبدالرشید اصغر (اللہ والے) نے تیس پرچے جاری کروائے ہیں۔ یہ امر قابل تحسین ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

محفل حمد و نعت

○ 31 مارچ بروز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب تارات گئے مرکزی مسجد محمدی اہل حدیث محلہ اسلام ٹاؤن لدھیوالہ وڑائچ گوچر ٹاؤنہ میں 5 ویں سالانہ محفل حمد و نعت و شریعت تاجدار مدینہ کانفرنس ہوگی جس میں قاری محمد حنیف ربانی، حافظ محمد عثمان شاکر، مولانا ابوبکر سلطان یزدانی، مولانا محمد عبداللہ شاکر، حافظ انعام الرحمن محمدی، قاری امانت الرحمن عثمانی، حافظ سر فرراز احمد نجمی، حافظ محمد عمران ربانی و دیگر علماء خطابات فرمائیں گے۔
منجانب: ابو حظلہ عبدالغنی محمدی، مہتمم مرکز ہذا

افتتاحی تقریب سعید

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے ناظم مالیات قاری نوشیر علی احمد کی سرپرستی میں نئی تعمیر ہونے والی جامع مسجد الجیب گلشن حمید ٹاؤن، پائی پاس روڈ ساہیوال میں 14 فروری بروز منگل بعد نماز مغرب ایک باوقار افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں مولانا شاہد امین ماموں کانجھن، حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے خطابات کیے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے دعا کروائی۔ تقریب میں مولانا محمد شریف چنگوانی آف ملتان، قاری حفیظ الرحمن سندھو ماموں کانجھن، مولانا احمد یار صدیقی، قاری انظہار احمد بلوچ، قاری محمد حسن سلٹی، مرزا محمد یوسف و دیگر علماء کرام احباب جماعت و معززین علاقہ نے شرکت کی۔ تقریب پر محلہ سے کامیاب تھی۔
قاری شاہد محمود پیکر ٹری اطلاعات AYF ضلع ساہیوال

تحصیل تارووال کے امیر کا انتخاب

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل تارووال کا اجلاس 5 مارچ بروز اتوار بوقت 11 بجے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہل حدیث ظفر وال روڈ تارووال منعقد ہوا۔ تحصیل کی مرکزی شورٹی کا بھرپور اجلاس تھا جس میں مولانا قاری محمد شمعون خطیب جامع مسجد اہل حدیث اودھافا تحصیل تارووال کے متفقہ امیر منتخب کیے گئے۔ انتخابی اجلاس ضلعی امیر حافظ عبدالجید بٹ کی زیر صدارت اور صاحبزادہ محمد افضل کی زیر نگرانی ہوا۔ مولانا قاری شمعون نے سب کا شکریہ ادا کیا اور اپنی اہم ذمہ داری کو دستور کے مطابق ادا کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ آخر میں امیر ضلع نے تمام ارکان شورٹی کو ہدایت فرمائی کہ جماعت کے پروگراموں کو دن رات اپنے اپنے علاقہ میں کامیاب کروائیں اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دستور کے مطابق اپنی ذمہ داری کو بروئے کار لائے۔ اس موقع پر ضلعی حاضراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا کامیاب و نامر ہو۔
منجانب: حافظ عبدالجید بٹ، امیر ضلع تارووال

اللہ ہی مشکل کشا کانفرنس

○ مرکزی جمعیت و اہل حدیث پوٹھوہر 73 گب گلدیاں کے زیر اہتمام مؤرخہ 10 فروری بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء اللہ ہی مشکل کشا کانفرنس، قاری عارف ربانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی مولانا انعام اللہ عثمانی، مولانا محمد عثمان غنی اور مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے خطابات فرمائے۔
مولانا محسن حمید صاحب ایچ سیکرٹری تھے۔

منجانب: عبداللہ عابد بلوچ، احمد آباد جزائوالہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکرز (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

پروپرائیٹڈ ایم اے اکر ارم مغل (ماہر مائیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکرز
ایڈسٹانڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

صدائے ہوش کا رمضان یوسف سلفی نمبر

نامور شخصیت نگار، مصنف اور ماہنامہ صدائے ہوش لاہور کے سابق مدیر مولانا رمضان یوسف سلفی کے حالات اور خدمات پر ماہنامہ صدائے ہوش ماہ مئی ۲۰۱۷ء میں خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ ان کے بارے میں لکھنے والوں سے گزارش ہے کہ اپنے مضامین اول فرصت میں ۳۱ مارچ ۲۰۱۷ء تک درج ذیل پتے پر بھیج دیں یا وائس ایپ کر دیں یا Mashahdrvi@gmail.com پر میل کر کے موصوف کے ساتھ اظہار محبت فرمائیں۔ شکریہ

مولانا لاہور ہاشمی اللہ دہری (مدیر) 0331-4272778

حافظ علی محمد شاہد دہوی (مدیر صحافت) 0333/322-4202019

دفتر ماہنامہ صدائے ہوش، جامعہ دارالحدیث معاویہ، کے پی ایس روڈ، رحیم ناؤن، فیروز والا، شاہدرہ، لاہور

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

شائقین 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ (برائے خرچہ ڈاک) بھیج کر درج ذیل دینی، تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں:

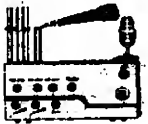
- اقوال شیخ عبدالقادر جیلانی ○ زندگی میں کام آنے والی باتیں ○ جہنم کے راستے
- غیبت اور چغلی ○ گھر میں داخل ہونے کے آداب ○ کبیرہ گناہ
- طریقہ غسل میت ○ طریقہ کفن دفن ○

اپیل: ہم نے ایک سوعنوانات پر دینی، تبلیغی و اصلاحی اشتہارات تیار کیے ہیں۔ چند بڑے اشتہارات، سیکر اور کتابچے بھی ہیں جس کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت اور عظیم جہاد ہے۔ لہذا مختیر حضرات اس نیک کام میں تعاون فرما کر تبلیغی فریضہ ادا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

علیہ فی ہزار	اشہار فوٹو کاپی سائز	بڑا اشہار 20x30	کٹاچ	سیکر فی ہزار
1500/- روپے	18000 روپے	6000 روپے	1000 روپے	

دعا گو: عبدالشکور ساقی، منتظم ادارہ تبلیغ و مدرسہ ابوذر غفاری ریل بازار کھنڈیاں خاص، ضلع قصور 0301-7981031

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروہایز محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230467

الفتح ایمپلی فائر لائوڈ سپیکر

نیوا ایمپلی فائر کی بہترین وراثتی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شیڈز، UPS، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو الیغایہ ملکیت کے پاس تشریف لائیں۔

نئی کالج گوجر ٹالہ

جمیۃ اساتذہ کے صدر کا دورہ ساہیوال

○ جمیۃ اساتذہ پاکستان کے صدر پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر نے 24 فروری 2017ء کا خطبہ جمعہ باری مسجد ساہیوال میں ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں اوکاڑہ میں نماز مغرب کے بعد ایک تبلیغی پروگرام میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء تنظیمی اجلاس میں شرکت کی دیگر شرکاء میں پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر جنرل سیکرٹری جمیۃ اساتذہ پاکستان، عبدالقیوم صابر صدر ساہیوال ڈویژن، پرویز اختر صدر ضلع اوکاڑہ، محمد عیسیٰ جنرل سیکرٹری ضلع اوکاڑہ شامل تھے۔ جناب محمد طاہر شیخ خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس میں ساہیوال ڈویژن کی ترقی و رکشاپ 19 مارچ کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بعد میں شرکاء وفد نے محمدی و ملیفیر ہسپتال کا دورہ کیا اور محمد طاہر شیخ کی محنت اور کاوش کو سراہا اور خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔

سابقہ شمارہ میں ایم نامزد گیوں میں جناب محمد شریف گجر جنرل سیکرٹری جمیۃ اساتذہ ضلع فیصل آباد کا نام بھی شامل ہے۔ منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمیۃ اساتذہ پاکستان

خطبہ جمعہ المبارک

○ 3 مارچ کا خطبہ جمعہ المبارک صاحبزادہ محمد احمد یزدانی (گوجرانوالہ) نے جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 369 ج ب جوہا گمری تحصیل گوجرہ میں ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر ملکی سلامتی، خوشحالی اور حالیہ دہشت گردی میں شہید ہونے والوں کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ بعد ازاں ناظم تحصیل گوجرہ میاں محمد افضل نے اپنی رہائش پر مہمان اور جماعتی احباب کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا۔

○ ڈپٹی زراعت آفیسر گوجرہ چوہدری جاوید الحسن دشاوی بہو اور ضیا الحسن کی اہلیہ اچانک انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ کے بعد کبوتران والا قبرستان گوجرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ مولانا عبدالقادر عثمان نے پڑھایا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرہ کے رہنماؤں نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

خطبہ جمعہ المبارک

○ مؤرخہ 10 مارچ 2017ء کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث (المعرف مولانا عبدالرشید حنیف والی) محلہ سن آباد جھنگ صدر میں جناب قاری نوید الحسن لکھوی نے ارشاد فرمایا۔ (خواتین کے لیے پردے کا اہتمام تھا۔)

منجانب: حافظ عبدالیاسط جٹو خطیب مسجد



ہم محترم جناب مولانا

محی الدین بھٹی
آف حسین خانوالہ
کو عمرہ کی ادائیگی پر
مبارکباد پیش کرتے ہیں

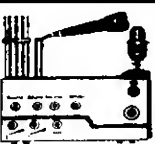
مدرسہ حافظہ تحقیق اللہ عمرہ جمعہ اساتذہ پاکستان

اساتذہ اللطف و نواہم اور روحانیات حضرت مولانا

علاج معالجہ

ملکی وغیر ملکی مریضوں کا ستر سالہ معالج، فاضل الطب و
الجراحت، رجسٹرڈ درجہ اول، سابقہ لیکچرار طبیہ کالج، ڈبل
ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ سے امراض مردانہ، زنانہ، بچگانہ
کے علاج بالتدبیر، بالغذو بالذوا کیلئے رابطہ کریں۔

Www.hakeem karim bhatti.com
0345-7545119, 0301-5545119



الکرم لافٹ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

غلام ربانی (مرزا)

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوہان نمبر 2 چاک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804, 4226706-0300-6430025

دعائے مغفرت

○ شیخ قاری عنایت اللہ ربانی کا شیریں کے چھوٹے بھائی
لطیف بٹ صاحب کا جو اس سال بیٹا چاک کرٹ گئے سے
وفات پا گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! قاری صاحب کا مرحوم
بہت بڑا ملنسار بااخلاق انتہائی حلیم الطبع، کم گو اور پکا نازی تھا۔
چونکہ بارشوں کی وجہ سے کبھی میں کرٹ تھا قریب سے
گزر رہے ہوئے ہاتھ لگتے ہی کرٹ لگا اور چند لمحوں میں اپنے
خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کی مغفرت کے ساتھ ساتھ والدین
کے لیے بھی صبر جمیل کی خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔
○ گذشتہ دنوں قاری عمر ابوکر محسنی صاحب کی والدہ محترمہ
وفات پا گئیں انا اللہ وانا الیہ راجعون! جملہ قارئین کرام سے
مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔
○ جامعہ ربانیہ اسلامیہ کے شعبہ تبلیغ کے ناظم مولانا حکیم
جبریل جن کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد اپنے
خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ بڑی
صابرہ شاکرہ اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ مرحومہ کے لیے بھی
دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

(قاری) گلزار احمد ربانی مدرس جامعہ ربانیہ اسلامیہ گوجرانوالہ

بہارِ نبویؐ

○ تحصیل امیر کوٹ رادھا کشن مولانا میاں محمد یوسف ربانی
نے ہمیں خود بخوبی کلاں ہنڈال کا دورہ کیا اور جامع مسجد اہل
حدیث کلاں میں جماعتی کارکنوں سے خطاب کیا۔ ان
کے ہمراہ چوہدری ثناء اللہ کبیر حبیب الرحمن ضیاء اور فیض اللہ
خان غوری ناظم تحصیل تھے۔

عبدالرحمن ضیاء ناظم نشر و اشاعت تحصیل کوٹ رادھا کشن
○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کوٹ رادھا کشن کے
زیر اہتمام جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں ٹکڑا خیرت کا نفرنس
منعقد ہوئی مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے پہلے عدنان
الشریع مولانا منظور احمد پروفیسر شمس اللہ عمر اور دیگر علماء کرام نے
خطابات فرمائے۔ میاں شفاء اللہ سکیر اسمان خصوصی تھے۔
نقابت کے فرائض مولانا حبیب الرحمن ضیاء نے سرانجام دیے۔
منجانب: فیض اللہ خان غوری ناظم تحصیل کوٹ رادھا کشن

ضرورت رشتہ

○ بیٹی اراکس اہل حدیث عمر 38 سال تعلیم ایم ایس سی ہائر
سائنس فزیکل ایجوکیشن ایم ایڈ زمیندار گھرانہ سنجیدہ والدین
سرپرست رابطہ کریں۔ رابطہ: سہیل الوڑ
0302-6802409 - 0332-6834508

الله

B.A کے نتائج

2012	ضلع بھر میں اول
2013	ضلع بھر میں اول اور دوم
2015	ضلع بھر میں اول
2016	ضلع بھر میں دوم اور سوم

ایف۔ اے اور بی۔ اے کے ساتھ

دین اسلام کی تعلیم دینے والا مثالی ادارہ

(فارپوائز) اوکاڑا


الفُرْقَانِ كَاج (فارپوائز)

خصصت صبيات

۱۰ عربی زبان پڑھنے والوں کو لکھنے کی سلاست پیدا کرنا۔ انگریزی زبان پڑھنے والوں کو لکھنے کی سلاست پیدا کرنا۔

Spoken English کورس خصوصی تنظیم: گرامر، لکچر، سہولت سازی خصوصی توجہ

۱۰۰ ماسٹر ڈگری: ہندوستان

۵۱) مستحق طلباء کیلئے تمام سہولیات مع تعلیم بالکل فری

➡ آغاز داخلہ کیم ایریل تا 25 ایریل 2017ء

مکتبہ اشاعت کتب اسلامیہ
* 0321 6950058

👉 کلاس کا آغاز 1 مئی 2017ء

توضیح: اپنے عزیز بچوں کو دین و دنیا کی نافع تعلیم سے آراستہ کرنے اور اہل صالح کی طرف راغب کرنے کیلئے اہل حق و باطل کا انتخاب کیجئے

BA, FA میں کامیاب ہونے والے طلباء مختلف ایس ایم ایس قیامیہ مدرس قانظم یو نیورشی اسلام آباد پنجاب یو نیورشی

لہاؤر، بہاولپور، ملتان، انجکیش، یونیورسٹی اکاڈم، جی بی یونیورسٹی فیملی آباد اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے اسلامیات، اردو، انگلش اور تاریخ میں ماسٹر ڈیگری تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

پروفیسر عبدالماجد افرق خان ویلفیئر سوسائٹی
0322-6961108, 0321-4040646

مسئلہ اہل تشدد کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورکالرنگین، خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

✽ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت! ✽

❀ کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں! ❀ نماز روزہ کے دائمی محمدی اوقات!

✽ سورۃ فاتحہ خلف الامام! ✽ آئین النجیر کا ثبوت! ✽ اثبات رفع البدن!

ملک بھر کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ بالا سیٹ بالکل مفت منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد دینی اداروں

میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

لے اللہ!

ہمیں حسین شہید کی

زیارت نصیب فرما۔

آمین

حسین شہید
میں مدینہ
ترقیہ
اعتماد کا بجے

فوری بکنگ کروائیں

تمام ایئر کنڈیشننگ طے کر کے حاصل کریں
گو رنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ جو 26 سال سے آپ کی خدمت میں مصروف عمل ہے

ALHUNAAIN
PRINTERS
0332 4027740

کفر محکف . ٹرانسپورٹ . رہائش

ہیڈ آفس

بالمقابل پٹنہ ہنرستانہ سٹریٹ فاروق آباد

0300 4236407/0301 4966505.056 3877266

برانچ آفس

نواب مارکیٹ . لاری اڈا ماناوالہ

056 3772407 0300 4236407 0302 4823512

زیر سرپرستی بالمقابل علی میرج ہال

نزد لالہ پاک بھوپ
کھڈیاں خاص

0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942

پرسکون راج و عمر کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک با اعتماد نام

کادوان انٹرنیشنل ٹریڈرز اینڈ ٹورز

الحمد لله

Govt. Lic 3968

حرمت رسولؐ، تحفظ ختم نبوتؐ، دفاع اسلام اور استحکام پاکستان کیلئے
اہل بیت رویتھ فورس پاکستان



کے ذریعہ تمام

اہل بیت رویتھ فورس

ذریعہ قیادت

قائد اہل بیت
پروفیسر علامہ
سید محمد
امیر مرکزی جمعیت اہل بیت پاکستان

قائد رویتھ فورس
جناب محترم
فیصل فضل شیخ
اہل بیت رویتھ فورس پاکستان
جناب محترم

حافظ محمد عامر صدیقی
جنرل سیکرٹری
اہل بیت رویتھ فورس پاکستان

محترم
حاضر فضیلہ شیخ
ڈاکٹر عابدی
مولا نا عابدی مرکزی جمعیت اہل بیت پاکستان

16

اپریل 2017

اتوار
آغاز صبح 10 بجے

ایوان اقبال مال روڈ لاہور

مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین خطاب فرمائیں گے

106
راوی روڈ لاہور

اہل بیت رویتھ فورس پاکستان



Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

[illegible]

حاجی محمد ارشد مغل صاحب
جیک کے ساتھ لیٹر اٹھانے والے

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل بیت شہزادہ راوی ٹاؤن
0341-2500075-0321-4299383

محمد بن يوسف صیسی